نیپال اردو ٹائمز
NEPAL URDU TIMES

بفیض روحانی : مجمع الفضائل والبرکات،مظہر کمالات امام ربانی حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ نقشبندیہ کمال پور شریف یوپی

بانی ومہتمم :مؤرخ نیپال،مفسر قرآن، مفتی محمد رضا قادری نقشبندی مصباحی خلیفہ حضور شیخ العالم وسربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال

قیادت :قائد ملت نیپال حضرت مولاناالحاج سید غلام حسین مظہری مرکزی صدر علما کونسل نیپال

بہت برباد ہیں لیکن صدائے انقلاب آئے ★ وہیں سے وہ پکار اٹھے گا جو ذرہ جہاں ہوگا

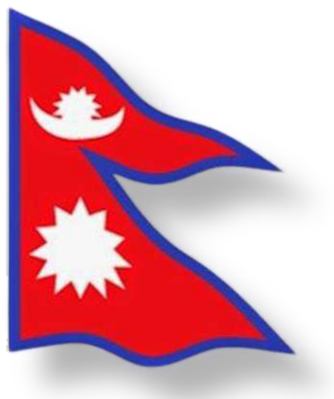

نیپال اردو ٹائمز

ہفت روزہ

Weekly
The NEPAL URDU TIMES

ایڈیٹر: عبدالجبار علیمی نظامی

۱۲/رمضان المبارک
۱۴۴۶ھ
۱۳/مارچ ۲۰۲۵ء

جلد نمبر۱
VOL:(1)

صفحات 8

شمارہ نمبر۲۸
ISSUE (28)

وزیر اعظم اولی کی حکومت نے سابق بادشاہ گیانیندرا کو اپنی حد میں رہنے کا مشورہ دیا۔

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز:
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو: سابق بادشاہ گیانیندرا شاہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمی اور ملک بھر میں سڑکوں پر ان کے حق میں ہونے والے مظاہروں کے درمیان کے پی شرما اولی کی حکومت نے انہیں اپنی حد میں رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ حکومت نے کہا ہے کہ اب ملک میں بادشاہی نظام کی واپسی ممکن نہیں، جمہوریت کو ختم کرنے کی سازش کی گئی تو اسے کسی قیمت پر کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔چند روز قبل یوم جمہوریہ کے موقع پر سابق بادشاہ گیانیندرا نے ہم وطنوں کے نام ایک ویڈیو پیغام جاری کیا تھا اور ان سے تعاون کی اپیل کی تھی۔ اس کے بعد سے ان کے حامی ملک بھر میں احتجاج کر رہے ہیں۔ دارالحکومت کاٹھمانڈو سمیت کئی شہروں میں مظاہروں کے بعد اب حکومت نے اس پر رد عمل دیا ہے۔نیپال حکومت کے ترجمان پرتھوی سبا گرونگ نے جمعہ کو ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ سابق بادشاہ اور ان کے حامیوں کے سڑکوں پر کودنے سے ملک میں بادشاہت دوبارہ قائم نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے سابق بادشاہ کو خبردار کیا کہ وہ اپنی حد میں رہے۔ گرونگ جو کہ سابق وزیر اطلاعات و مواصلات رہ چکے ہیں، نے کہا کہ اگر ملک میں جمہوریت کو ختم کرنے کی سازش ہو رہی ہے تو اسے کسی قیمت پر کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔سابق بادشاہ کے حق میں بڑھتی ہوئی عوامی حمایت

پر تنقید کرتے ہوئے حکومتی ترجمان نے کہا کہ اہل وطن کو سابق بادشاہ کے جال میں نہیں آنا چاہیے۔جو شخص اپنے خاندان اور عدالت کی حفاظت نہیں کر سکتا اسے ملکی سلامتی کی بات کرنے کا کوئی حق نہیں۔انہوں نے کہانیپال ایک لبرل جمہوری ملک ہے۔ جس کی وجہ سے سابق بادشاہ گیانیندرا کہ شاہ ملک میں عزت اور سرکاری تحفظ کے ساتھ رہ رہے ہیں۔

گرونگ نے کہا کہ اگر کسی اور ملک میں بادشاہ کو اقتدار چھوڑنا ہوتا تو اسے براہ راست جیل بھیج دیا جاتا یا وہ ملک چھوڑ کر چلا جاتا لیکن حکومت انہیں یہاں پوری عزت کے ساتھ رہنے کی اجازت دے رہی ہے اور حکومتی تحفظ فراہم کرکے انہیں اس کا شکر گزار ہونا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ بادشاہی نظام کے لیے اب کسی بھی شکل میں ملک میں واپس آنا ممکن نہیں رہا

راج شاہی کی بحالی کا مطالبہ کرتے ہوئے سابق راجہ گیانیندر شاہ کے استقبال کے لیے ہزاروں لوگ جمع

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھماندو:
سابق راجہ گیانیندر شاہ اتوار کو جب کاٹھماندو پہنچے تو ہوائی اڈے پر ہزاروں حامیوں نے ان کا استقبال کیا۔

اس دوران راجہ کے حامیوں کو راج شاہی کی بحالی کا مطالبہ کرتے ہوئے نعرے لگاتے ہوئے دیکھا گیا۔ سابق راجہ نے کھلی ٹاپ گاڑی پر سوار ہو کر اپنے حامیوں کا سلام قبول کیا۔ سابق راجہ کے حامیوں کے ہجوم کے باعث ایئرپورٹ اور گردونواحمیں مکمل ٹریفک جام ہو گیا۔ تقریباً تین کلو میٹر تک حامیوں کا ہجوم تھا۔سابق راجہ اپنے حامیوں کے ساتھ ہوائی اڈے سے اپنی نجی رہائش گاہ تک جلوس اور مظاہرے کے ساتھ پہنچے۔ اس دوران سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے۔ہر چوراہے پر بڑی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات تھے۔ سابق راجہ کے حامیوں نے راستے بھر حکومت کے خلاف اور راجہ کی حمایت میں نعرے لگائے۔ اس دوران لوگ ملک میں راج شاہی کی بحالی کے لیے نعرے لگاتے بھی دیکھے گئے۔ سابق راجہ کے استقبال کے لیے نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے صدر راجندر لنگڈن سمیت تمام ممبران پارلیمنٹ اور رہنما موجود تھے۔

ماؤ نواز لیڈر نے سابق بادشاہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمی کے سلسلے میں ہنگامی میٹنگ طلب کی: سابق وزیر اعظم (پرچنڈ)

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو: مرکزی اپوزیشن جماعت ماؤ نواز نے اپنی پارٹی تنظیم کی توسیع کے لیے چلائی جانے والی تمام سیاسی مہمات کو فوری طور پر معطل کر دیا ہے اور پارٹی کا ہنگامی اجلاس طلب کیا ہے۔ پرچنڈ، جو ترائی مدھیش میں بیداری مہم چلا رہے ہیں، کاٹھمانڈو پہنچ گئے ہیں اور سابق بادشاہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمی کے سلسلے میں منگل کو پارلیمنٹ سے خطاب کیے اس کے علاوہ اپوزیشن اتحاد کا اجلاس بھی طلب کر لیا گیا ہے۔

ماؤ نواز پارٹی کے صدر پشپ کمل دہل پرچنڈ نے سابق بادشاہ گیانیندر شاہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمی کو جمہوریت جمہوریہ، وفاقیت اور سیکولرازم کے لیے خطرہ قرار دیتے ہوئے پارٹی کے تمام سیاسی پروگراموں کو پیر سے ملتوی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ پرچنڈ نے پارٹی کے تمام لیڈروں کو پیر کو ہی کاٹھمانڈو آنے کا حکم جاری کیا ہے اور ایک ہنگامی میٹنگ بلائی ہے۔ماؤنواز پارٹی کے ترجمان اگنی ساپکوٹا نے کہا کہ بادشاہ کے حامیوں کا اتنی بڑی تعداد میں سڑکوں پر آنا ملک کی جمہوریت جمہوریہ، وفاقیت اور سیکولرازم کے لیے بڑا خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کے صدر پرچنڈ نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ دس سال کی مسلح جدوجہد کے بعد ماؤنوازوں کی طرف سے حاصل ہونے والی کامیابیاں خطرے میں ہیں۔ماؤنواز

پارٹی نے اس کے لیے وزیر اعظم کے پی اولی اور موجودہ حکمراں اتحاد کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ان کا ماننا ہے کہ عوام نے اپنے غصے کا اظہار اس لیے کیا ہے کہ عوام کے حق میں کوئی کام نہیں کیا گیا ہے۔ماؤنواز کے ترجمان نے کہا کہ پارٹی صدر پرچنڈ موجودہ سیاسی صورتحال کے حوالے سے منگل کو پارلیمنٹ کے ایوان نمائندگان سے خطاب کرنے والے ہیں۔ پارلیمنٹ کے اجلاس میں وہ ملک کی بدلی ہوئی سیاسی صورتحال پر اپنے خیالات پیش کریں گے اور جمہوریہ، وفاقیت اور سیکولرازم کے تحفظ کے لیے آل پارٹیز حکومت کے قیام کی تجویز پیش کریں گے۔اس کے ساتھ ہی منگل کو ماؤنوازوں نے اپوزیشن جماعتوں کے اتحاد کی میٹنگ بھی بلائی ہے۔

علماء کونسل روپندیہی و قاضئ نیپال فاؤنڈیشن کی طرف سے مشترکہ امداد

لمبنی پردیش
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

12مارچ 2025 نیپالی گتے کے مطابق 28 پھاگن 2081 بروز بدھ 11 گیارہویں رمضان المبارک کو آگ زنی کے شکار ہوئے پریواروں کی تین تنظیموں نے مشترکہ امداد کیا بتاتے چلیں کہ ضلع نولپراسی (بپچھم) سستا گاؤں پالیکا وارڈ نمبر 3 شیخوانا گاؤں میں آگ لگنے کی وجہ سے جن پانچ پریواروں کا گھر مع سازوسامان جل کر خاک ہو چکا ہے انکی مدد کرنا ہر انسان کے لئے انسانیت کا سبق ہے اور اسی اپنے سبق کو یاد کرتے ہوئے آج اکثر لوگ فرداً فرداً اور تنظیمیں اجتماعی طور پر ان مصیبت زدگان کی مدد کے لیئے آگے بڑھ کر جو کچھ بھی ممکن ہو رہا ہے مدد کر رہے ہیں۔ علماء کرام نے بھی اپنی استطاعت کے مطابق اپنی جماعتوں اور تنظیموں کے ساتھ بڑھ چڑھ کر امداد میں حصہ لیا ہے اور علماء کونسل نیپال ملک نیپال کی مشہور و معروف تنظیم نے یہ دوسری بار ان مصیبت زدگان کی مدد کی اس سے پہلے علماء کونسل نیپال نولپراسی کی شاخ نے اور اس بار علماء کونسل نیپال روپندیہی کی شاخ نے نیپال اردو ٹائمز اور قاضئ نیپال فاؤنڈیشن کے ساتھ ملکر مشترکہ طور پر دال، چاول، چینی وغیرہ کھانے پینے کی اشیاء ماؤں، بہنوں کے لیئے کپڑے ایک پیکپ پر لاد کر شیخوانا گاؤں میں مصیبت زدگان کے گھر (جو کہ جل کر خاک ہو چکا ہے) پہنچ کر پیکپ کا پورا سامان مع کچھ نقد روپیوں کے صاحب معاملہ کے حوالے کیا اس موقع پر ضلع روپندیہی سے تشریف لائے ہوے کارواں کی سرپرست استاد الشعرا حضرت علامہ مولانا غیاث الدین عارف مصباحی صاحب قبلہ کے علاوہ نیپال اردو ٹائمز کے چیف ایڈیٹر و علماء کونسل نیپال کے مرکزی میڈیا انچارج حضرت مولانا عبد الجبار علیمی نظامی صاحب قبلہ، علماء کونسل نیپال لمبنی پردیش کے رکن حضرت مولانا سراج نظامی صاحب قبلہ، علماء کونسل نیپال شاخ روپندیہی کے ضلع انچارج حضرت مولانا اکبر علی صاحب قبلہ، ضلعی سکریٹری حضرت مولانا نور محمد نظامی صاحب قبلہ اور ضلعی نائب صدر روپندیہی حضرت مولانا ارشاد عالم نوری صاحب قبلہ حضرت حافظ و قاری علاء الدین صاحب قبلہ اور ہم سب کے نہایت ہی مخلص کرم فرما مسلم سماجیی وسیاسی لیڈر وارڈ نمبر 1 کے پردھان عالیجناب عابد علی صاحب قبلہ ضلع نولپراسی کے مرکزی رکن حضرت مولانا عمر نظامی، حضرت مولانا سراج احمد صاحب قبلہ حضرت مولانا امان اللہ قادری، حضرت حافظ تصور حسین، حضرت مفتی محمّد ارشد رضا امجدی، حضرت مولانا شہادت حسین نظامی، حضرت مولانا نور عالم عزیزی، حضرت مولانا شعیب رضا نقشبندی موجود رہے

یہ سارے سامان اور نقد دینے کے بعد نیپال اردو ٹائمز کے چیف ایڈیٹر صاحب قبلہ نے اس گھر میں موجود تمام بچے اور بچیاں جو کہیں بھی کسی جماعت میں بھی پڑھ رہے ہیں انکی تمام کتابیں اور ڈریس کے کپڑے دینے کو کہا (چونکہ کتابیں اور کپڑے بھی جل چکے تھے)
اللہ تعالی اس تعاون کو قبول فرمائے اور اس خبر کے ذریعے اور لوگوں اور تنظیموں کو بھی فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین

ہندوستان اور قطر کے درمیان مالی اور اقتصادی تعاون کی منظوری

نئی دہلی، 11 مارچ (یو این آئی) دو طرفہ تعاون کو مضبوط بنانے کی سمت میں ایک اہم قدم کے طور پر قطر اور ہندوستان کے درمیان مالی اور اقتصادی تعاون کو بڑھانے کے معاہدے کو سابقہ اثر کے ساتھ منظوری دے دی گئی ہے۔ آج یہاں جاری ایک بیان میں وزارت خزانہ نے کہا کہ

ہندوستان اور قطر کے درمیان مالی اور اقتصادی تعاون کو بڑھانے کے ایک معاہدے پر 18 فروری کو قطر کے امیر کے دورہ ہندوستان کے دوران دستخط ہوئے تھے۔ اس سے متعلق مفاہمت نامے پر وزارت خزانہ کے اقتصادی امور کے جوائنٹ سکریٹری بلدیو پروشار تھا اور قطر میں ہندوستان کے سفیر محمد حسن جابر الجبیر نے یہاں 5 مارچ 2025 کو دستخط کیے تھے۔

کینیڈا نے امریکہ کے لیے بجلی مہنگی کر دی

اوٹاوا، 11 مارچ (یو این آئی) کینیڈا نے امریکا کے لئے بجلی کی قیمت میں اضافہ کر دیا، امریکا کے 15 لاکھ صارفین کو اب بجلی 25 فیصد مہنگی ملے گی۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق کینیڈین صوبے اونٹاریو نے امریکی

ریاستوں کو دی جانیوالی بجلی پر 25 فیصد ٹیکس نافذ کر دیا ہے۔ کینیڈا کے صوبے اونٹاریو سے امریکی ریاستوں مشی گن، منی سوٹا اور نیویارک کو بجلی فراہم کی جاتی ہے، اونٹاریو، کینیڈا کا سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ ہے اور سب سے بڑی معیشت رکھتا ہے۔

زیلنسکی کی محمد بن سلمان سے ملاقات

ریاض: سعودی ولی عہد محمد بن سلمان اور یوکرین کے صدر زیلنسکی کی ملاقات ہوئی ہے۔ سعودی میڈیا کے مطابق جدہ میں دونوں رہنماؤں کے درمیان یوکرینی بحران کے خاتمہ کی کوششوں پر تبادلہ خیال ہوا۔ سعودی ولی عہد نے یوکرینی بحران کے حل اور امن کے لیے عالمی کوششوں کو سراہا اور روس یوکرین جنگ کے خاتمے کی کوششیں کامیاب بنانے پر زور دیا۔ یوکرینی صدر نے بھی سعودی عرب اور دیگر ممالک کی امن اور سلامتی کی کوششوں کو سراہا۔

سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد کو بنگلہ دیش کی عدالت نے بڑی سزا سنادی

ڈھاکہ، 12 مارچ (یو این آئی) مفرور اور معزول سابق بنگلہ (یودیشی وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد اور ان کے خاندان کو ڈھاکہ کی عدالت نے بڑی

سزا سنادی ہے گزشتہ سال طلبہ احتجاج کے بعد 16 سالہ مطلق العنان اقتدار چھوڑ کر ہندوستان فرار ہونے والی شیخ حسینہ واجد کو ان کی معزولی کے بعد ڈھاکہ کی عدالت نے بڑی سزا سناتے ہوئے ان کی خاندانی جائیدادیں اور بینک اکاؤنٹس خط اور سفر پر پابندی عائد کر دی ہے۔

جنگ بندی کے بعد سے اسرائیلی حملوں میں 137 فلسطینی ہلاک

غزہ سٹی: غزہ میں حماس کے ساتھ جنگ بندی معاہدے کے نافذ ہونے کے بعد سے اسرائیلی حملوں میں کم از کم 137 فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ اطلاع حماس کے زیر انتظام سرکاری میڈیا آفس کے سربراہ سلامہ معروف نے منگل کو دی۔ معروف نے ایک پریس بیان میں کہا کہ اسرائیلی فورسز نے گزشتہ 10 دنوں کے دوران جنگ بندی کی خلاف ورزیوں میں تیزی لائی ہے جس میں آج غزہ شہر کے جنوب میں پانچ افراد کا قتل بھی شامل ہے۔ اہلکار کے مطابق، ہلاکتوں میں ڈرون کے ذریعے نشانہ بننے والے دو بھائی بھی شامل ہیں، جس سے 19 جنوری کو امن معاہدے کے نافذ العمل ہونے کے بعد سے ہلاک ہونے والے فلسطینیوں کی کل تعداد 137 ہو گئی، جن میں رفح شہر میں ہلاک ہونے والے 52 فلسطینی بھی شامل ہیں۔ معروف نے اسرائیل پر الزام لگایا کہ وہ فوجی کارروائی اور اقتصادی ناکہ بندی کے ذریعے فلسطینی آبادی پر دباؤ بڑھا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل محاصرہ سخت کر رہا ہے اور آبادی کو بنیادی ضروریات تک رسائی سے محروم کر رہا ہے، جبکہ شہریوں کا وحشیانہ قتل جاری ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں خواتین اور بچے شامل ہیں جنہیں اسرائیلی فوج سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ زیادہ تر اس وقت مارے گئے جب وہ قبضے کے مقامات کے قریب اپنے گھروں کا معائنہ کر رہے تھے۔ معروف نے بین الاقوامی ثالثوں پر زور دیا کہ وہ مداخلت کریں اور اسرائیل کو اس کے اقدامات کا جوابدہ ٹھہرائیں۔ قابل ذکر ہے کہ غزہ میں جنگ بندی مصر، قطر اور امریکہ کی ثالثی میں 15 ماہ کی تباہ کن جنگ کے بعد 19 جنوری کو شروع ہوئی تھی

ایران نے ٹرمپ کو دیا دو ٹوک جواب! جو کرنا ہے کر لو

تہران: امریکہ میں اقتدار میں آنے کے بعد سے صدر ٹرمپ ایران پر دباؤ بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایران نے اب ٹرمپ کو منہ توڑ جواب دیا ہے۔ ایرانی صدر مسعود پیزشکیان نے کہا کہ ایران دھمکیوں کے درمیان کسی بھی صورت میں اپنے جوہری پروگرام کے بارے میں امریکہ سے بات نہیں کرے گا۔ انہوں نے صدر ٹرمپ کو دو ٹوک جواب دیتے ہوئے کہا کہ 'جو کرنا ہے کر لو'۔ اس دوران ایران نے روس اور چین کے ساتھ مشترکہ فوجی مشقیں کر کے اپنی طاقت دکھائی ہے۔ پیزشکیان نے کہا کہ ہم یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے کہ امریکہ ہمیں احکامات اور دھمکیاں دے۔ میں تم (امریکہ) سے بات بھی نہیں کروں گا۔ جو کرنا ہے کر لو۔ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے بھی ہفتے کے روز کہا تھا کہ ایران کسی دباؤ میں آکر مذاکرات نہیں کرے گا۔ یہ بیان ٹرمپ کے اس دعوے کے بعد سامنے آیا ہے جس میں انھوں نے کہا تھا کہ انھوں نے ایران کے ساتھ نئے جوہری معاہدے کے لیے خامنہ ای کو خط لکھا ہے۔ تاہم ایران نے کہا ہے کہ اسے کوئی خط موصول نہیں ہوا۔ ٹرمپ انتظامیہ نے پہلے کی طرح ایک بار پھر ایران پر 'زیادہ سے زیادہ دباؤ' کی پالیسی پر عمل کیا ہے۔ اس کے ذریعے امریکہ ایران کی معیشت کو کمزور کرنے اور اس کی تیل کی برآمدات کو صفر تک پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایران پر دباؤ بڑھانے میں لگا امریکہ: ٹرمپ نے پیر کو پابندیوں میں دی گئی چھوٹ کو ختم کر کے دباؤ بڑھانے کی کوشش کی۔ اس چھوٹ کے تحت عراق کو ایران سے بجلی خریدنے کی اجازت دی گئی تھی۔ ایرانی وزیر خارجہ نے اس اقدام کی مذمت تاریخی معاہدے پر دستخط کیے تھے۔ اس میں ایران کو اس کے جوہری پروگرام کو روکنے کے بدلے پابندیوں سے نجات کا وعدہ کیا گیا تھا۔ ٹرمپ کے اقتدار میں آنے کے بعد یہ معاہدہ ٹوٹ گیا۔ ایران نے کی فوجی مشق ایران نے منگل کے روز چین اور روس کے ساتھ میری ٹائم سیکورٹی بیلٹ 2025 کے نام سے مشترکہ بحری مشق کی۔ یہ مشق خلیج عمان میں ہوئی جو تزویراتی لحاظ سے اہم آبنائے ہرمز کے قریب واقع ہے۔ دنیا کی تیل کی کل تجارت کا پانچواں حصہ اسی حصے سے گزرتا ہے۔ یہ پانچواں سال ہے جب تینوں ممالک نے اس فوجی مشق میں حصہ لیا ہے۔ کرتے ہوئے کہا کہ ایران "دباؤ اور دھمکیوں کے تحت مذاکرات نہیں کرے گا"۔ 2015 میں صدر براک اوباما نے ایران اور بڑی طاقتوں کے درمیان ایک ایک تاریخی معاہدے پر دستخط کیے تھے۔ اس میں ایران کو اس کے جوہری پروگرام کو روکنے کے بدلے پابندیوں سے نجات کا وعدہ کیا گیا تھا۔ ٹرمپ کے اقتدار میں آنے کے بعد یہ معاہدہ ٹوٹ گیا۔

ایران نے کی فوجی مشق ایران نے منگل کے روز چین اور روس کے ساتھ میری ٹائم سیکورٹی بیلٹ 2025 کے نام سے مشترکہ بحری مشق کی۔ یہ مشق خلیج عمان میں ہوئی جو تزویراتی لحاظ سے اہم آبنائے ہرمز کے قریب واقع ہے۔ دنیا کی تیل کی کل تجارت کا پانچواں حصہ اسی حصے سے گزرتا ہے۔ یہ پانچواں سال ہے جب تینوں ممالک نے اس فوجی مشق میں حصہ لیا ہے

غزہ سے متعلق ٹرمپ کے نئے موقف پر مصر کی جانب سے پہلا تبصرہ

مصر نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس موقف کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے جس میں انھوں نے غزہ کی آبادی کی ہمسایہ ممالک ہجرت کے حوالے سے اپنا سابقہ منصوبہ واپس لے لیا۔

امریکی صدر کے پیچھے ہٹ جانے کے حوالے سے اپنے پہلے تبصرے میں قاہرہ نے کہا کہ غزہ کی پٹی کے حوالے سے ٹرمپ کا نیا موقف اس سمجھ کی عکاسی کرتا ہے کہ انسانی صورت حال کے بگاڑ سے گریز ضروری ہے۔

مصری وزارت خارجہ نے آج جمعرات کے روز جاری ایک بیان میں باور کرایا ہے کہ وہ خطے میں ایک منصفانہ اور جامع امن کو یقینی بنانے کے لیے تمام سنجیدہ منصوبوں کی حمایت کرتی ہے۔ ساتھ ہی زور دیا گیا کہ مسئلہ فلسطین کے منصفانہ اور پائیدار حل تلاش کرنے کے لیے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

ادھر بین الاقوامی اور علاقائی فریقوں کی طرف سے زور دیا گیا ہے کہ پرامن تصفیے کا عمل آگے بڑھنے کے لیے کوششیں تیز کی جائیں تاکہ خطے کے عوام کے لیے امن واستحکام اور خوش حالی کو یقینی بنایا جاسکے۔

اس سے قبل بدھ کے روز امریکی صدر نے باور کرایا کہ "غزہ کی آبادی کو کوئی کوچ کرنے پر مجبور نہیں کر رہا ہے"۔ آئرلینڈ کے وزیر اعظم کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کے دوران میں ٹرمپ نے کہا کہ "کوئی بھی کسی کو غزہ کی پٹی سے نہیں نکالے گا"۔ واضح رہے کہ اسرائیل میں دائیں بازو کے شدت پسند وزیر خزانہ بتسلیل سموٹرچ نے اتوار کے روز پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ غزہ کی پٹی پر قبضے اور اس کی آبادی کی بے دخلی کے لیے ٹرمپ کے منصوبے پر عمل کے لیے کام جاری ہے۔ ادھر مصر گذشتہ ہفتے قاہرہ میں عرب لیگ کے غیر معمولی سربراہ اجلاس میں ایک متبادل منصوبہ پیش کر چکا ہے۔ منصوبے کے تحت غزہ کی آبادی کے باقی رہتے ہوئے وہاں کی تعمیر نو کی جائے گی۔

کینیڈا کی جانب سے شامی عرب جمہوریہ پر پابندیوں میں نرمی، سفیر کی نامزدگی

جیسا کہ دمشق کی عبوری حکومت بین الاقوامی حمایت حاصل کر رہی ہے تو کینیڈا نے بدھ کے روز شام کے خلاف اپنی مالی پابندیوں میں نرمی اور ایک سفیر کی تقرری کے منصوبوں کا اعلان کیا۔ شام کے لیے کینیڈا کے خصوصی ایلچی عمر الغبرا نے کہا: "کینیڈا شامیوں کو ایک جامع ملک قائم کرنے کے لیے قابل بنانے میں بامعنی کردار ادا کر سکتا ہے جو اپنے تمام شہریوں کا احترام کرے۔ ہم شام کو افراتفری اور عدم استحکام کی طرف جانے سے روکنے میں بھی مدد کر سکتے ہیں۔"

کینیڈا کی وزارتِ خارجہ کے ایک بیان میں کہا گیا، "ملک میں بعض بینکوں مثلاً شام کے مرکزی بینک کے ذریعے رقوم بھیجنے کی اجازت دینے کے لیے" پابندیوں میں نرمی کی جائے گی۔ لبنان میں کینیڈا کی سفیر سٹیفنی میکولم اب ہمسایہ ملک شام میں ایک غیر رہائشی سفیر کے طور پر متوازی کردار ادا کریں گی۔ قبل ازیں کئی دیگر عالمی طاقتوں کے ساتھ کینیڈا نے بھی بشار الاسد کی معزول شدہ حکومت کے خلاف سخت پابندیاں عائد کر رکھی تھیں۔

کینیڈا کے بیان میں کہا گیا، "ان پابندیوں کو اسد حکومت کے خلاف ایک ذریعے کے طور پر استعمال کیا گیا تھا اور نرمی سے امداد کی مستحکم اور پائیدار ترسیل ممکن بنانے، مقامی تعمیرِ نو کی کوششوں اور شام کی تیزی سے بحالی میں مدد ملے گی۔"

کئی دارالحکومتوں نے اسد کے زوال کا خیر مقدم کیا تھا لیکن فاتح باغیوں کا صرف محتاط استقبال کیا۔

شارع کے ھیئۃ تحریر الشام (ایچ ٹی ایس) اسلامی گروپ کی جڑیں القاعدہ کی شامی شاخ میں ہیں۔

نئی حکومت نے شام کی مذہبی اور نسلی اقلیتوں کے تحفظ کے عزم کا اظہار کیا ہے لیکن حالیہ دنوں میں سیکیورٹی فورسز نے مبینہ طور پر سینکڑوں علوی شہریوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

شام میں خونی تصادم کی حکومتی تحقیقات

دمشق: شامی حکومت کی فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی نے خانہ جنگی کی وجہ سے پیش آنے والے پر تشدد واقعات کی تحقیقات شروع کر دیں۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کے ترجمان کا کہنا ہے کہ شام میں انتقامی کارروائیوں کو روکا جائے گا، شامی حکومت انصاف اور قانون کی حکمرانی یقینی بنانے پر کام کر رہی ہے۔ فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کے

ترجمان یاسر الفرحان نے کہا ہے کہ پُر تشدد واقعات کے ذمہ داروں کو کٹہرے میں لایا جائے گا۔ سیریئن آبزرویٹری کے مطابق بشار کے حامیوں اور سیکیورٹی فورسز کی جھڑپوں میں 1225 شہری ہلاک ہوئے، جبلہ اور آس پاس کے ہزاروں افراد روسی ایئربیس میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ مقامی میڈیا کا کہنا ہے کہ شہریوں کے خلاف تشدد کے الزام میں حکام نے 7 افراد کو گرفتار کیا ہے۔ دوسری جانب اقوامِ متحدہ کا کہنا ہے کہ شام میں ہلاک افراد کو فرقہ ورانہ بنیاد پر نشانہ بنایا گیا ہے۔

100 دن تک مصنوعی دل کیساتھ جینے کا ریکارڈ

سڈنی: آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں ایک مریض نے 100 دن سے زیادہ مکمل مصنوعی دل کے ساتھ گزار کر ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ سینٹ ونسنٹ ہاسپٹل کے مطابق یہ مریض دواخانہ سے رخصت ہونے والا پہلا شخص ہے جس نے مکمل مصنوعی دل کے ذریعے زندگی گزاری۔ مریض، جو چوتھی دہائی میں ہے، شدید دل کی بیماری کا شکار تھا۔ نومبر 2024 میں، ڈاکٹروں نے ٹائٹینیم سے بنی خون پمپ کرنے والی ایک مشین کو عارضی طور پر اس کے دل کی جگہ لگایا۔ حیران کن طور پر، یہ مریض فروری 2025 میں اس مکمل مصنوعی دل کے ساتھ ہاسپٹل سے رخصت ہوا، جو کہ ایک غیر معمولی طبّی کامیابی ہے۔

شائع کردہ:
علما کونسل نیپال
لمبنی پردیس، نیپال

دارالعلوم امام احمد رضا کواری کی پیش قدمی

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے اکابرین اہلسنت بالخصوص سرکار حضور مخدوم بہار و بزرگان مارہرہ مطہرہ، سرکار حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ اور سرکار حضور مفتی اعظم ہند نور اللہ مرقدہ کے فیضان و برکات کے نتیجے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ دارالعلوم امام احمد رضا کو اب کسی تعارف کی ضرورت نہیں وہ اپنے آپ میں ایک چمکتا اور دمکتا سورج ہے جس کی کرنیں ہر جگہ پھیلی ہوئی ہیں وہ ایسا ماہتاب ہے جو اندھیروں کو دور کرتا ہے اور تاریکیوں کو قریب آنے نہیں دیتا یہ وہ حقیقت ہے جو روشن و تابناک ہے۔ شمالی بہار کے مسلمانوں نے دارالعلوم امام احمد رضا کو پھلتے پھولتے اور آگے کو بڑھتے ہوئے دیکھا ہے، ایسی صورت میں، میں کیسے کہہ دوں کہ دارالعلوم امام احمد رضا یہ ہے، وہ ہے ایسا ہے اور ویسا ہے اس طرح کی تعارف کی ضرورت اس کو پڑتی ہے جو اندھیروں میں پڑا رہتا ہے مگر یہاں تو معاملہ بالکل برعکس ہے کہ دارالعلوم امام احمد رضا کو ہم سے زیادہ شمالی بہار کے اہل علم حضرات اور عوام اہلسنت جانتے ہیں ہاں دارالعلوم امام احمد رضا نہایت ہی متحرک اور فعال ادارہ ہے جو آئے دن پیش قدمی کی طرف رواں دواں ہے۔ ہر سال اس کے زیر سایہ کوئی نہ کوئی ایسا روشن و پرضیا کارنامہ انجام پذیر ہوتا ہے جو ارد گرد علاقوں کو اجالا کر جاتا ہے امسال بھی کچھ اسی طرح کے کارنامے انجام پذیر ہوئے ہیں مثلا (1) وضوخانہ و غسل خانہ اور بیت الخلا کی حسب ضرورت تعمیر و تکمیل (2) جشن برکات امام احمد رضا و دستار بندی کے بابرکت موقع پر 18/ طلباء کے سروں پر حفظ و قرأت کا تاج زریں سجایا گیا اور اسناد سے نوازے گئے۔ (3) جشن برکات امام احمد رضا و دستار بندی کے موقع پر تاج الاصفیا احوال و آثار کا اجرا عمل میں آیا۔

(4) اور ادارہ کے ذمہ داروں نے اس سال دارالعلوم امام احمد رضا کی ایک شاخ بنام مکتب نوریہ کے قیام کا فیصلہ لیا ہے۔ (5) سید آل رسول احمدی مسجد کی تعمیر کا عزم مصمم کیا گیا ہے۔ تمام مسلمانوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ ہمارے عزائم کی تکمیل میں ہر طرح سے ہمارے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے رہیں، جس قدر آپ کا تعاون ہوگا اسی قدر دارالعلوم کو فروغ حاصل ہوگا۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ ہمارے دینی اور ایمانی بھائیوں نے ہمارا ہر حال میں ساتھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ مجھے اور آپ کو سلامت رکھے آمین ثم آمین۔

محمد غلام معین الدین برکاتی فیضی
ناظم تعلیمات: دارالعلوم امام احمد رضا
کواری سونبرسا روڈ سیتامڑھی بہار
9012194070

ابوافسر مصباحی نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

آگ زنی میں پانچ گھر جل کر ہوئے خاک علماء کونسل نولپراسی کی ٹیم نے کی مدد

لمبنی پردیش
نیپال اردو ٹائمز

بتاریخ 9 مارچ 2025ء نیپالی گتے کے مطابق 25 پھاگن 2081 اتوار کے روز علماء کونسل نیپال کی ٹیم نے آگ زنی میں تباہ پانچ پریوار کے لوگوں کی دال، چاول، چینی، چوڑا، کپڑا اور نقد وغیرہ سے کیا مدد۔ جیسا کہ آپ سب کو سوشل میڈیا کے ذریعے یہ خبر موصول ہوئی ہوگی کہ لمبنی پردیش کے ضلع نولپراسی (بچھم) ستا گاؤں پالیکا وارڈ نمبر 3 شیخوانا گاؤں میں جمعہ کے دن آگ لگنے سے پانچ پریوار کے گھر جل کر خاک ہوگئے تھے جیسے ہی یہ خبر علماء کونسل کے ٹیم کو ملی علماء کونسل نیپال کی ایک جماعت موقعے پر پہنچ کر تحقیقات شروع کی تو پتہ چلا کہ یہ لوگ بہت ہی غریب طبقے سے تعلق رکھتے ہیں انکے پاس کھیتی وغیرہ تو بالکل بھی نہیں ہے اپنے محنت کے بل پر کماتے اور اپنا گھر چلاتے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر بہت افسوس ہوا اور علماء کونسل نیپال کی ٹیم نے انکی مدد کرنے کا فیصلہ کیا اپنے واٹساپ گروپ میں اس خبر کو ڈالا تو علماء کرام نے نہ کہ صرف افسوس ظاہر کیا بلکہ اپنے اپنے اعتبار سے بہت سارے علماء کرام نے مالی امداد بھی کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اچھی خاصی رقم جمع ہوگئی اور پھر علماء کونسل نیپال کے ممبران نے اس رقم سے جو کچھ بن پڑا کھانے پینے کا ساز و سامان گھر کی ماؤں، بہنوں اور بچوں کے لئے کپڑے اور کچھ نقد رقم لیکر شیخوانا گاؤں میں ان مصیبت زدہ لوگوں کے گھر (جو کہ جل کر خاک ہو چکا تھا) پہنچے اور جملہ ساز وسامان کو صاحب معاملہ کے حوالے کر نہایت مسرور ہوئے اور اک لخت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیے۔ اس موقع پر علماء کونسل نیپال شاخ نولپراسی کے صدر کی حیثیت سے راقم الحروف کے علاوہ علماء کونسل نیپال کے مرکزی مشیر اعلیٰ جناب امیر اللہ میاں، علماء کونسل نیپال لمبنی پردیش کے رکن مولانا عمر نظامی، شاخ نولپراسی کے نائب صدر حافظ تصور حسین، خازن مولانا اختر رضا تنویری، ضلعی ممبر مفتی محمد ارشد رضا امجدی، رام گرام نگر پالیکا صدر مولانا سید صدام حسین مظہری، ستا گاؤں پالیکا صدر مولانا شہادت حسین نظامی، پرتاپ پور گاؤں پالیکا صدر مولانا نور عالم عزیزی، علماء کونسل نیپال ضلع روپندیہی کے سکریٹری مولانا نور محمد، نولپراسی کے قربان انصاری موجود رہے۔ ضلعی صدر نے کونسل کے اس کار خیر کو بدل وجاں سراہا اور مدد کرنے والے ہاتھوں کا شکریہ ادا کیا ساتھ ہی ساتھ علماء کونسل نیپال کے مرکزی صدر قائد اعظم نیپال حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ سید غلام حسین مظہری صاحب قبلہ اطال اللہ عمرہ کا بھی شکریہ ادا کیا کہ اگر حضور سید صاحب قبلہ نے اس تنظیم کی بنیاد نہ رکھی ہوتی تو شاید ہم اجتماعی طور پر ایک دوسرے کی مدد نہ کر پاتے لمبنی پردیش رکن مولانا عمر نظامی نے کہا کہ یہ کام خالص رضائے الٰہی کے لیے کیا جا رہا ہے کوئی اسے ریا پر محمول نہ کرے جو ایسا کرے گا اس سے مواخذہ بروز حشر ہوگا۔ علماء کونسل کی ٹیم نے آئندہ اور بھی مدد کرنے کا ارادہ کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

سوشل میڈیا پر اسکو ڈالنے کا مقصد ریاکاری نہیں بلکہ اوروں کو بھی مدد کرنے کی ترغیب دلانا مقصود ہے .

کم سن بچوں کی عظیم سعادت: 6 سالہ تحسین رضا قادری بن مولانا محمد شمیم احمد نوری کا چوتھا روزہ

رپورٹ: عبدالحلیم قادری انواری

رمضان المبارک، رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے، جہاں روزہ محض ایک عبادت نہیں بلکہ قربِ الٰہی کا ذریعہ اور تقویٰ و صبر کا عملی مظاہرہ ہے۔ اس بابرکت مہینے میں جہاں بڑے بڑے صاحبانِ ایمان روحانی تزکیہ کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں، وہیں نوخیز روزہ دار بھی اپنی پاکیزہ محبت و عقیدت کے ساتھ عبادت کی شمع روشن کر رہے ہیں۔

الحمدللہ! عزیزم تحسین رضا قادری بن استاذ گرامی ادیبِ شہیر حضرت مولانا مفتی محمد شمیم احمد صاحب نوری مصباحی ناظم تعلیمات دارالعلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف (ساکن: بھوانی پور، سمرہنا، پوسٹ: اُسکا بازار، ضلع: سدھارتھ نگر، یوپی) نے امسال اپنا چوتھا روزہ مکمل کر لیا۔ مزید روزے رکھنے کی خواہش بھی ہے۔ محض 6 سال کی عمر میں روزے کی سعادت حاصل کرنا ایک عظیم خوش نصیبی اور والدین کے دینی جذبے کا مظہر ہے۔ یہ وہ عمر ہے جب بچے کھیل کود اور بے فکری کی دنیا میں ہوتے ہیں، مگر تحسین رضا نے اپنی کم سنی میں ہی روزہ رکھ کر ثابت کر دیا کہ محبتِ الٰہی اور اطاعتِ رسول ﷺ کے لیے عمر کی قید نہیں ہوتی، بلکہ جس کے دل میں عبادت کا جذبہ موجزن ہو، وہ ہر حال میں اپنے رب کی رضا کے لیے کوشاں رہتا ہے۔

تحسین رضا کے بڑے بھائی 8 سالہ توحید رضا اور 11 سالہ توصیف رضا بھی مکمل روزے رکھ رہے ہیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ اگر والدین دینی ماحول مہیا کریں، نیکیوں کا ذوق دل میں بٹھائیں، اور عبادات کی اہمیت اجاگر کریں تو بچے بھی عبادت کا شوق رکھتے ہیں اور کم عمری میں ہی دین کی راہ پر گامزن ہو جاتے ہیں۔ بچوں کا جوش و جذبہ اور بڑوں کے لیے لمحۂ فکریہ:

یہ کم عمر روزہ دار گرمی اور روزمرہ کی مصروفیات کے باوجود پورے ذوق و شوق کے ساتھ روزہ رکھ رہے ہیں۔ یہ عمل ان بالغ افراد کے لیے ایک واضح پیغام ہے جو بلاعذرِ شرعی روزہ چھوڑ دیتے ہیں اور بعض تو دن دہاڑے کھاتے پیتے بھی نظر آتے ہیں۔ کیا ان کم عمر بچوں کی عبادت گزاری ہمارے لیے باعثِ غیرت نہیں؟ اگر ایک 6 سالہ بچہ بھوک اور پیاس کی شدت کے باوجود صبر و استقامت کے ساتھ روزہ رکھ سکتا ہے تو ایک بالغ، تندرست اور عقل و شعور رکھنے والا شخص کیوں نہیں؟

قرآن کریم میں روزہ فرض کرنے کے متعلق فرمایا گیا: "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" (البقرہ: ۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

ننھے روزہ داروں کو سلام!

تحسین رضا، توحید رضا اور توصیف رضا جیسے بچوں کی ہمت، حوصلے اور دینی جذبے کو سلام! ان کے والدین بھی مبارکباد کے مستحق ہیں، جنہوں نے انہیں اس راہ پر گامزن کیا۔ کاش کہ ہر مسلمان گھرانہ اسی طرح اپنے بچوں میں دین کی محبت اور نیکیوں کا شوق پیدا کرے، تاکہ ایک دیندار نسل پروان چڑھے اور امتِ مسلمہ کا مستقبل روشن ہو۔

اللہ تعالیٰ ان کم عمر روزہ داروں کے جذبے کو مزید تقویت بخشے اور ہم سب کو بھی رمضان کی برکتوں سے مستفیض ہونے، اس کے روزے رکھنے اور تقویٰ و پرہیزگاری کی دولت سے مالامال ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

عزیز حامد رضا نے رکھا آٹھ سال کی عمر میں اپنا پہلا روزہ

شاعر اہل سنت، تراب الشعرا حضرت قاری بشیر القادری رضوی صاحب منرا اسوا نگر پالیکا وارڈ نمبر پانچ مدھیش پردیش ضلع مہوتری نیپال حال مقیم کھنڈوہ ایم پی کے صاحبزادے عزیز محمد حامد رضا ابھی صرف آٹھ سال کا ہے، مگر الحمدللہ رب العالمین آٹھ رمضان المبارک ۱۴۴۶/ہجری کو اس بچے نے پہلا روزہ رکھا ہے آپ احباب اس بچے کی نیک مستقبل کے لیے دعا فرمائیں، کیوں کہ آپ کی دعا و حوصلہ افزا کلمات سے بچوں کی مزید ہمت بڑھ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح سبھی مسلمانوں کے نیکیوں کی خوب برکتیں عطا فرمائے اور سابھی بچوں کو اسی طرح روزے و نیک اعمال کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

اعظم گڑھ و مبارکپور میں دعوتِ اسلامی کی جانب سے راشن کٹ کی تقسیم

اعظم گڑھ/مبارکپور (پریس ریلیز)

رمضان المبارک کی برکتوں اور رحمتوں سے ہر کوئی فیض یاب ہونا چاہتا ہے، مگر کئی ضرورت مند افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جو بنیادی ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے عالمی غیر سیاسی دینی و اصلاحی تحریک دعوتِ اسلامی کی جانب سے اعظم گڑھ شہر و ریشم نگری قصبہ مبارکپور میں مستحق خاندانوں میں راشن کٹس تقسیم کی گئیں، تاکہ وہ بھی اس مقدس مہینے میں سحری و افطاری کی برکتوں سے مستفید ہو سکیں۔

اس موقع پر مدرسۃ المدینہ فیضان صدیق اکبر، اعظم گڑھ کے پرنسپل معروف عالمِ دین حضرت مولانا اقبال حسین صاحب مصباحی نے کہا کہ "دعوتِ اسلامی، جو دینِ اسلام کی عالمگیر تبلیغی و اصلاحی تحریک ہے، صرف دینی تعلیم و تبلیغ تک محدود نہیں بلکہ خدمتِ خلق کے میدان میں بھی اپنی نمایاں خدمات انجام دے رہی ہے۔ اس کے تحت نہ صرف دنیا کے مختلف ممالک میں غرباء اور مساکین کی مدد کی جاتی ہے بلکہ تعلیم و تربیت اور معاشرتی اصلاح کے لیے بھی کئی نمایاں اقدامات کیے جا رہے ہیں۔"

دعوتِ اسلامی کا فلاحی شعبہ GNRF یعنی "غریب نواز ریلیف فاؤنڈیشن" دنیا کے مختلف ممالک میں ضرورت مندوں کی مدد میں پیش پیش ہے۔ چاہے قدرتی آفات کے دوران امدادی کارروائیاں ہوں، یتیموں اور بیواؤں کی کفالت ہو، پینے کے صاف پانی کی فراہمی ہو یا تعلیمی معاونت، دعوتِ اسلامی ہر میدان میں اپنی خدمات انجام دے رہی ہے۔

اسی تسلسل میں اعظم گڑھ و مبارکپور میں مقامی ذمہ داران اور اہلِ خیر حضرات کے تعاون سے سینکڑوں مستحق خاندانوں میں راشن کٹس تقسیم کی گئیں۔ ان راشن کٹس میں آٹا، چاول، دالیں، کھجور، چینی، گھی اور دیگر بنیادی ضروریات شامل تھیں، تاکہ ضرورت مند افراد رمضان المبارک میں کسی مشکل کا شکار نہ ہوں۔

دعوتِ اسلامی صرف فلاحی کاموں تک محدود نہیں بلکہ دینی اور عصری تعلیم کے فروغ میں بھی غیر معمولی کردار ادا کر رہی ہے۔ دنیا کے کئی ممالک میں دعوتِ اسلامی کے تحت سینکڑوں جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ قائم ہیں، جہاں ہزاروں طلبہ دینی علوم حاصل کر رہے ہیں۔

جامعات المدینہ میں اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید تحقیقی اور تعلیمی نصاب پڑھایا جاتا ہے، تاکہ طلبہ دینی علوم میں مہارت حاصل کر سکیں جب کہ مدارس المدینہ میں ہزاروں بچے قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

اور عصری علوم کے فروغ کے لیے دعوتِ اسلامی مختلف تعلیمی اداروں کے ذریعے معیاری تعلیم فراہم کر رہی ہے، تاکہ نوجوان نسل دینی اور دنیاوی دونوں علوم سے آراستہ ہو سکے۔

یہی وجہ ہے کہ آج دعوتِ اسلامی کے فارغ التحصیل طلبہ نہ صرف مساجد و مدارس میں خدمات انجام دے رہے ہیں بلکہ کئی اہم علمی و تحقیقی اداروں میں بھی نمایاں مقام رکھتے ہیں۔

راشن کی تقسیم کے موقع پر موجود مستحقین نے خوشی اور دعاؤں کے ساتھ دعوتِ اسلامی کا شکریہ ادا کیا۔

ایک ضعیف العمر شخص نے کہا:

"رمضان میں جب مہنگائی عروج پر ہے، ایسے میں دعوتِ اسلامی کا یہ اقدام ہمارے لیے کسی رحمت سے کم نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس تحریک کو مزید برکت عطا فرمائے!"

دعوتِ اسلامی کی یہ تمام دینی، تعلیمی اور فلاحی سرگرمیاں اہلِ خیر کے تعاون سے ہی ممکن ہو رہی ہیں۔ اگر آپ بھی غرباء، مساکین، طلبہ، یتیموں اور بیواؤں کی مدد میں اپنا حصہ ڈالنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے "غریب نواز ریلیف فاؤنڈیشن" کے ذریعے عطیات دے سکتے ہیں۔

یاد رکھیے! آپ کی چھوٹی سی مدد کسی یتیم کے لیے تعلیم کا ذریعہ بن سکتی ہے، کسی غریب کی سحری و افطاری کا سامان بن سکتی ہے، اور بھوکے کے لیے کھانا اور کسی پیاسے کے لیے پانی کا انتظام کر سکتی ہے۔

اللہ پاک ہمیں رمضان المبارک کی برکتوں سے مستفید و مستفیض ہونے اور زیادہ سے زیادہ نیکی کے کاموں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

یہ اطلاع دارالعلوم انوارِ مصطفیٰ سہلاؤ شریف کے ناظمِ تعلیمات ادیب شہیر حضرت مولانا محمد شمیم احمد صاحب نوری مصباحی نے پریس ریلیز کے ذریعے دی۔

نیپال میں راجا کی واپسی جمہوریت کے لیے خطرہ اور سیاسی جماعتوں کے لیے بڑا چیلنج

ایڈیٹر کے قلم سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیپال کے سابق راجا گیانندر کی بڑھتی عوامی مقبولیت جمہوریت کے لیے ایک بڑے خطرے کی آہٹ اور ملک کی سیاسی صورت حال کو متاثر کرنے کا واضح اشاریہ ہے۔ اس سے نہ صرف نیپال کی داخلی سیاست بلکہ عوامی حقوق اور آزادیوں پر بھی گہرا اثر پڑنے کا قوی امکان ہے۔

نیپال کی جمہوریت کی بنیاد عوامی حقوق، سماجی آزادی اور سیاسی شمولیت پر ہے۔ اگر راجا کی دوبارہ واپسی ہوتی ہے تو یہ بنیادی اصولوں کو چیلنج کر سکتی ہے۔ ماضی میں بادشاہت نے عوامی حقوق کی خلاف ورزی کی تھی، اس کی واپسی سے عوامی آزادیوں میں کمی آسکتی ہے۔

راجا کی واپسی سے سیاسی عدم استحکام پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ملک کی سیاسی جماعتیں اور عوامی تحریکیں اس نازک صورت حال کے خلاف احتجاج کریں اور عوام کو جمہوریت کے فوائد از سر نو سمجھانے کی بھرپور کوشش کریں تاکہ ملک دوبارہ ہنگامہ آرائی اور عدم استحکام سے محفوظ ہو سکے۔ سیاسی قوتیں عوام و خواص کو باور کرائیں کہ بادشاہت کی رجعت ملک کی ترقی میں رکاوٹ اور امن وسلامتی کے لیے خطرے کی گھنٹی ہے۔ کیوں کہ نیپالی عوام کی رائے بھی اس معاملے میں بہت اہم ہے۔ اگر عوام راجا کی واپسی کے خلاف ہو گی تو یہ ایک بڑی عوامی تحریک کا باعث ہو گی اور عوامی احتجاجات اور مظاہرے جمہوریت کی حفاظت کے لیے اہم کردار ادا کریں گے جیسا کہ ملک نے مشاہدہ کیا ہے کہ عوامی قوت کے وسیلے سے ہی سیاسی طاقتوں نے دو سو پچاس سالہ بادشاہت کو اکھاڑ پھینکنے اور جمہوریت قائم کرنے میں کامیابی حاصل کی تھی، اب اس جمہوریت کو برقرار رکھنے کے لیے بھی اسی قوت کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔

یہ امر بھی واضح ہے کہ نیپال میں راجا کی واپسی کا اثر عالمی سطح پر بھی محسوس کیا جائے گا۔ بین الاقوامی برادری کا رویہ تبدیل ہو گا اور ملک کے ساتھ تعلقات متاثر ہوں گے۔ یہ ملک کی معیشت اور ترقی پر بھی منفی اثر ڈالے گا۔

اس نازک مسئلے کا حل نکالنے کے لیے جمہوریت پسند عوامی تحریکوں اور سیاسی جماعتوں کو مل کر کام کرنا ہو گا تاکہ جمہوریت کی حفاظت کی جا سکے۔

دن بدن راجا کے حمایتیوں کی تعداد میں اضافہ ملک کی سیاسی تنظیموں اور جمہوری اقدار کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے، اس سے سیاسی جماعتوں اور ملک کی جمہوری اقدار کو بڑا نقصان پہنچنے کا قوی خدشہ ہے۔ دنیا بھر کی جمہوریت مخالف جماعتیں اور طاقتیں اس صورت حال کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گی، جس سے سیاسی ماحول میں مزید کشیدگی پیدا ہو گی اور جمہوریت کی بنیادیں کمزور ہوں گی، لہذا اب عوامی حمایت کے لیے سیاسی جماعتوں کو اپنی حکمت عملیوں میں تبدیلی لانا لازمی ہے، اس کے علاوہ انھیں جدید ترقیاتی اسکیمیں لا کر حکومت کے تئیں عوام خصوصاً نوجوان نسل کو مطمئن کرنا ہو گا ورنہ راجا کی حمایت میں اضافہ عوامی رائے کی تبدیلی کا باعث بن جائے گا اور وہ ملک میں بڑھتے کرپشن اور مہنگائی و بے روزگاری کو بنیاد بنا کر راج تنتر کی حمایت میں اتر آئیں گے اور یہ ملک کی جمہوریت کے لیے انتہائی نقصان دہ ہو گا۔ اس لیے سیاسی جماعتیں بروقت عوامی جذبات کو سمجھیں اور ان کے مطابق اپنی پالیسیوں کو ترتیب دیں، یہ سیاسی جماعتوں کے لیے ایک موقع بھی ہے کہ وہ عوامی مسائل کو حل کرنے کے لیے نئے طریقے اپنائیں۔ اگر اب بھی سیاسی طاقتیں خواب خرگوش کے مزے لیتی رہیں تو آنے والا وقت مزید وحشت ناک اور خطرناک ہو گا۔

ماہ رمضان: غریبوں کا پریوار، سحری وافطار!!

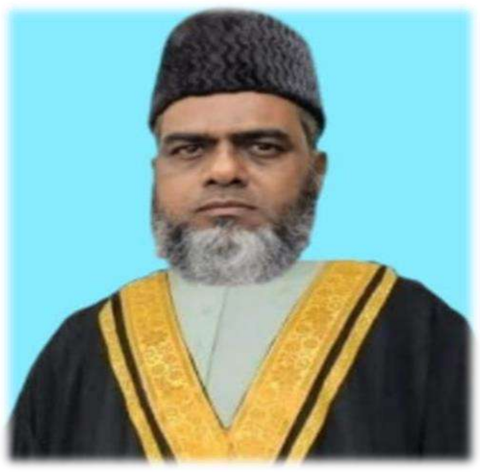

از: جاوید اختر بھارتی
خادم: دار العلوم انوار مصطفیٰ (راجستھان)

یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ دوسرے مذہب کے لوگ بھی بھیک مانگنے کے لئے مسلمانوں کا بھیس اختیار کرتے ہیں،، جبکہ اسلام مذہب کے اندر گداگری کو سخت ممنوع قرار دیا گیا ہے لیکن آج مساجد کے دروازے پر بھیک مانگی جارہی ہے، لاؤڈ اسپیکر سے بھیک مانگی جارہی ہے، خانقاہوں کے دروازے پر بھی بھیک مانگی جارہی ہے،، یہ بات بھی سچ ہے کہ جسے بھیک مانگنے کی عادت پڑ جاتی ہے تو وہ چھوٹتی نہیں ہے آج بہت سے لوگ صبح سے شام تک بھیک مانگا کرتے ہیں اور شام کو دکانوں پر جا کر آٹا چاول اور دال فروخت کر کے پیسہ بناتے ہیں یہ ہٹ دھرمی اور بے حیائی نہیں تو اور کیا ہے،، اس گداگری کی بیماری کا مسلم معاشرہ بھی ذمہ دار ہے کیونکہ زکاۃ کے صحیح استعمال کا آج تک سسٹم نہیں بن سکا،، اگر زکاۃ جمع کرنے کا مضبوط سسٹم بنایا گیا ہوتا تو یونیورسٹی کی تعمیر ہو سکتی تھی، یتیموں کی کفالت ہو سکتی تھی، بے گھروں کے لئے گھر کی تعمیر ہو سکتی تھی، غریبوں کے لئے تعلیم کی سہولت فراہم ہو سکتی تھی، غریب بچے وبچیوں کی شادی ہو سکتی تھی مگر افسوس کہ یہ سب نہ کر کے لاکھوں روپے خرچ کر کے اسٹیج بنایا جائے گا اور جلسوں کا اہتمام کیا جائے گا اور فلائٹ و لگژری گاڑیوں سے چل کر آنے والے اپنے خطاب میں کہیں گے کہ غریبی بہت اچھی چیز ہے انسان کو اور مسلمانوں کو غریبی سے گھبرانا نہیں چاہئے،، جبکہ سچائی یہ بھی ہے کہ آج کے دور میں قول وفعل میں بھاری تضاد دیکھنے کو مل رہا ہے،،

اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے توکل بھی مضبوط ہوتا، اللہ کی ذات پر بھروسہ بھی مضبوط ہوتا مگر ایسا نہ کرنے کی صورت میں یہ مزاج بنتا جارہا ہے کہ پیسہ ہی سب کچھ ہے اور آج تو اکثر و بیشتر لوگ کہتے ہیں کہ پیسہ ہے تو سب کچھ ہے اور پیسہ نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے یہ کہنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ سماج میں عزت اسی کو دی جاتی ہے جس کے پاس پیسہ ہے، جو دولت مند ہے، محافل ومجالس و تقاریب میں اسی کو بلایا جاتا ہے جس کے پاس پیسہ ہے جس کی وجہ سے غریبوں کے دل سے آہ نکلتی ہے اور وہ خون کے آنسو روتا ہے۔

ایک ننھے روزہ دار کا بھی حال دیکھا غریب گھرانہ ہے سحری کا وقت ہو چکا ہے میاں بیوی نیند سے بیدار ہوئے بیوی کہتی ہے کہ ہمارے پاس ایک ہی روٹی ہے سحری کیسے ہو گی شوہر کہتا ہے کہ صحابہ کرام نے تو صرف ایک کھجور سے بھی سحری کی ہے بلکہ صرف پانی پی کر بھی سحری کی ہے اور افطار بھی کی ہے ہمارے پاس تو ایک روٹی ہے ہم دونوں آدھی آدھی کھا لیں گے اور روزہ رکھ لیں گے جیسے ہی روٹی کے دو ٹکڑے کئے تو چھوٹا بیٹا بھی جاگ اٹھا اور دسترخوان کے پاس آکر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ آج میں بھی سحری کروں گا اور میں بھی روزہ رکھوں گا میاں بیوی دونوں نے اپنے ہاتھوں سے بچے کو روٹی کھلائی اور خود پانی پی کر سحری کی اور روزہ رکھا اب ظہر بعد ہو گیا پاس پڑوس کے لوگ افطار کا انتظام کرنے لگے بیوی کی آنکھوں میں آنسو آگئے گلے میں ایک ہار تھا اسے اتارا شوہر کے ہاتھوں میں دیا اور کہا کہ ہمارا بیٹا روزہ رکھا ہے جاؤ اس ہار کو فروخت کر کے اس کے لئے افطار کا سامان خرید لاؤ اب شوہر وہ ہار جیب میں رکھ کر گھر سے نکلتا ہے راستے ایک جگہ مکان تعمیر ہو رہا تھا وہاں جا کر کہتا ہے کہ مجھے کام چاہئیے مالک نے کہا ٹھیک ہے سیمنٹ کی بوریاں اٹھاؤ، اینٹ پتھر مستری تک پہنچاؤ تمہارا یہی کام ہے وہ غریب انسان کام میں لگ گیا ادھر گھر پر لوگ انتظار کر رہے ہیں کہ چار گھنٹے ہو گئے ابھی تک کچھ پتہ نہیں،،

ماں بیٹے سے کہتی ہے کہ بیٹا کیسے تو افطار کرے گا ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں بیٹا کہتا ہے کہ ماں میں نے جس پروردگار کے لئے روزہ رکھا ہے وہی افطار کرائے گا ماں نے بیٹے کو سینے سے لگایا اور نظروں کو آسمان کی طرف اٹھایا، ادھر شوہر گھر میں داخل ہوتا ہے بیٹے کے افطار کے لئے بہت سارے سامان کو دسترخوان پر سجاتا ہے اور بیوی کے ہاتھوں میں وہ ہار بھی دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ائے میری شریک حیات افطار کرو اور اللہ کا شکر ادا کرو مجھے ایک کام مل گیا ہے اور رمضان بھر کام پر جانا ہے روزانہ پیسہ ملے گا اور سحری وافطار کا انتظام بھی ہو جائے گا واقعی رمضان خیر وبرکت کا مہینہ ہے وہ پاک پروردگار سب کا پالنہار ہے،،

ماہ رمضان ماہ احساس بھی ہے، ماہ تربیت بھی ہے، ماہ تقویٰ و توکل بھی ہے، ماہ خیر وبرکت وماہ ذکر واذکار بھی ہے ایک روزہ دار کو دیکھ کر آج کے اس پرفتن دور میں بھی بڑے بڑے سخت دل انسان بھی احترام کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں گویا یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے بندوں کے لئے ایک اشارہ بھی ہے، بشارت بھی ہے اور نتیجہ بھی ہے کہ ائے میرے بندے دیکھ تو باقی دنوں کی بنسبت رمضان کے مہینے میں تو نے میرے اوپر زیادہ تقویٰ وتوکل کیا، میرا ذکر واذکار کیا تو میں نے بھی بڑے بڑے لوگوں کو تیرا احترام کرنے کے لئے مجبور کر دیا، اب ذرا سینے پر ہاتھ رکھ کر غور کر تو اسی طرح ہمیشہ میرا بن کر زندگی کا گزارا کر تو میں ہمیشہ تجھے سرخرو رکھوں گا اور تو ہمیشہ کامیاب رہے گا،، یقیناً رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لئے ایک عظیم الشان تحفہ ہے اور یہ دسترخوان اور افطاری کا اہتمام اسی کی رحمت ہے ہمیں رمضان المبارک کا مہینہ ملا یہ ہمارے لئے خوش قسمتی کی بات ہے۔

جاوید اختر بھارتی (رکن مجلس شوریٰ مدرسہ فیض العلوم)
محمد آباد گوہنہ ضلع مئو یوپی

زکوٰۃ احادیث کے آئینے میں زکوٰۃ ادا کر کے اپنے مالوں کو محفوظ کر لیں

تحریر: سید نور اللہ شاہ بخاری
مہتمم وشیخ الحدیث: دار العلوم انوار مصطفیٰ
سہلاؤ شریف، باڑمیر (راجستھان)

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن اور اہم ترین مالی فریضہ ہے جس کی فرضیت قرآن و سنت سے ثابت ہے، اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے دوسرے سال میں مسلمانوں پر زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم نافذ فرمایا۔

زکوٰۃ کے لغوی معنیٰ پاکیزگی اور بڑھوتری کے آتے ہیں، کیوں کہ زکوٰۃ کے ادا کرنے سے مال میں خیر و برکت کی زیادتی اور پاکیزگی ہو جاتی ہے اس لیے ایسا مال جو ظاہر اور باطن کی پاکیزگی کا ذریعہ بنتا ہے اسے زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔

شرعی اعتبار سے زکوٰۃ مال کا وہ حصہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال داروں پر غریبوں مسکینوں اور ضرورت مندوں کے لیے چند شرطوں کے ساتھ واجب کیا جو سال گزرنے کے بعد مقررہ نصاب کے مطابق محتاجوں کو دیا جاتا ہے۔

اسلام میں زکوٰۃ اللہ کی رضا جوئی کی نیت سے کسی مسلمان فقیر کو اپنے مال میں سے مقررہ حصوں کے مالک بنا دینے کا نام ہے، لیکن زکوٰۃ کی رقم ہاشمی کو نہیں دی جا سکتی، نہ شوہر اپنی بیوی کو، نہ بیوی اپنے شوہر کو، نہ کوئی شخص اپنی اولاد یعنی بیٹا بیٹی پوتا پوتی وغیرہ کو دے سکتا ہے، نہ اپنی اصل یعنی ماں باپ دادا دادی وغیرہ کو دے سکتا ہے، بلکہ اگر یہ ضرورت مند ہوں تو ان کی مدد و اعانت اپنی ذاتی مال سے کرنی ہو گی۔ (رد المحتار ج/۲ ص/۶۳)

یہ بات بالکل صحیح ہے کہ قرآن واحادیث میں زکوٰۃ دینے پر بہت زیادہ زور دیا گیا اور زکوٰۃ کے نہ دینے پر بہت سی وعیدیں بھی بیان کی گئی ہیں، صرف قرآن کے اندر بیسوں آیتوں میں زکوٰۃ کا تذکرہ ہوا ہے۔

حدیث کی کتابوں میں بھی جا بجا زکوٰۃ کا تذکرہ ہوا ہے جس سے زکوٰۃ کی اہمیت و عظمت اور اس کی فضیلت سمجھ میں آتی ہے۔

آئیے زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی احادیث [فرمودات وارشادات] ملاحظہ کریں جو درج ذیل ہیں!

★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے کہ پاک کرنے والی ہے، تجھے پاک کر دے گی، اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کر، اور مسکین اور پڑوسی اور سائل کا حق پہچان۔ (مسند احمد)

★ ضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اسلام کا پورا ہونا اور مکمل ہونا یہ ہے کہ تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں، اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔ (طبرانی)

★ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے [استطاعت ہوتے ہوئے] وہ اسے کچھ کام نہ دیں گی جب تک کہ پوری چاروں ادا نہ کرے، وہ چار چیزیں یہ ہیں نماز، زکوٰۃ، ماہ رمضان کا روزہ، اور حج بیت اللہ۔ (مسند احمد)

★ حاکم مستدرک میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس سے شر کو دور فرما دیا۔

★ ابو داؤد میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ زکوٰۃ ادا کر کے اپنے مالوں کو مضبوط قلعہ میں محفوظ کر لو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور مصیبت نازل ہونے پر دعا اور عاجزی سے مدد مانگو۔

★ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پانچوں نمازیں پابندی سے پڑھے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کرے اور کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا۔ (نسائی شریف)

زکوٰۃ مال کی حفاظت کا ذریعہ ہے:

یہ ایک عجیب فلسفہ ہے کہ انسان مال کی زکوٰۃ دے اور اس کا مال محفوظ ہو جائے یعنی مال چوری ہونے سے بچ جائے، قدرتی آفتوں سے اسے نقصان نہ پہنچے، گویا ہر نقصان ہونے والے ذریعہ سے محفوظ رہے، یقین محکم اور ایمان کی پختگی ہے کہ جب مسلمان اللہ کی راہ میں حلال روزی ہی سے زکوٰۃ دے گا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے مال کو ہر آفت وبلا سے بچائے گی۔

ایک دفعہ رسول پاک ﷺ خانۂ کعبہ میں تشریف فرما تھے کسی شخص نے کہا کہ فلاں شخص کا بڑا نقصان ہو گیا ہے، سمندر کی طغیانی نے اس کے مال کو ضائع و برباد کر دیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جنگل ہو یا دریا، گویا کسی جگہ بھی جو مال ضائع و برباد ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے سے ضائع ہوتا ہے، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کر کے حفاظت کیا کرو اور اپنے بیماروں کی بیماری صدقہ سے دور کرو۔

زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لیے وعیدیں:

اب آئیے دیکھتے ہیں کہ صاحب نصاب [مال دار] ہوتے ہوئے اگر کوئی آدمی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اس کے لیے کیسی کیسی وعیدیں وارد ہوئی ہیں، یوں تو قرآن مقدس میں زکاۃ نہ دینے والوں کے لیے مختلف مقامات پر شدید ترین وعیدیں نازل ہوئی ہیں جنہیں اگر ذکر کیا جائے تو مضمون میں طوالت آجائے گی اس لیے صرف حضور کی حدیثوں پر اکتفا کرتے ہیں، زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لیے وعیدوں وسزاؤں پر مشتمل کچھ حدیثیں ملاحظہ فرمائیں!

★ ضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کا یہ مال اس کے لیے گنجا سانپ بن جائے گا جس کی آنکھوں میں دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ سانپ قیامت کے دن اس کی گردن میں بطور طوق ڈال دیا جائے گا پھر سانپ منہ کے دونوں کناروں کو یعنی باہوں کو پکڑ لے گا پھر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، تیرا خزانہ ہوں، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے "اور وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہیں وہ گمان نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے ان کے لیے یہ اچھا ہے بلکہ یہ ان کے لیے بہت بری چیز ہے، عنقریب قیامت کے دن ان کے گلے میں اس مال کا طوق پہنایا جائے گا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کیا"۔ (بخاری شریف)

★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو قوم زکوٰۃ ادا نہ کرے گی اللہ تعالیٰ اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

★ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ فرماتے ہیں کہ خشکی اور تری میں جو مال تلف اور ہلاک ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے سے ہلاک ہوتا ہے۔ (طبرانی)

★ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے ان میں سے ایک وہ مال دار ہو گا جو اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا تھا یعنی زکوٰۃ نہیں دیتا تھا۔ (طبرانی)

★ فرمان نبوی ہے کہ معراج کی رات میں میرا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا جنہوں نے آگے پیچھے چیتھڑے لگائے ہوئے تھے اور جہنم کا تھوہر، ایلوا اور بدبودار گھاس جانوروں کی طرح کھا رہے تھے، پوچھا: جبریل: یہ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل نے عرض کی: حضور! یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کا صدقہ [زکوٰۃ] نہیں دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے نہیں بلکہ انہوں نے خود ہی اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔

عبرت کے لئے اوپر ذکر کی گئی حدیثیں ہی کافی ہیں ورنہ! قرآن مقدس وکتب احادیث میں اس کے علاوہ بھی بہت سی وعیدیں وارد ہوئی ہیں جنہیں اگر اکٹھا کیا جائے تو ایک مستقل کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے

امت مسلمہ کے نام رمضان المبارک کا پیغام

رمضان المبارک کا مقدس پیغام: ایمان، ہدایت اور اتحاد کی روشنی

از: مولانا محمد شمیم احمد نوری مصباحی
استاذ دارالعلوم اہلسنت سراج العلوم برگدہی میراج گنج

رمضان المبارک اسلام کا موسم خیر و برکت ہے اس میں رحمت الٰہی کی گھٹائیں جھوم جھوم کر برستی ہیں، یہ وہ مبارک و مسعود مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا دریائے کرم جوش پر ہوتا ہے، اس کی رحمت کی گھٹائیں لہرا لہرا کے اٹھتی اور جھوم جھوم کر برستی ہیں، اس مہینہ میں اس کی بندہ نوازیوں کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ روز اپنی جنت کو آراستہ کرتا ہے اور کہتا ہے:

میرے فرماں بردار بندے جلد ہی آکر تیرے اندر بسیرا کریں گے، اور تیری رونق کو دوبالا کریں گے۔

اس مقدس مہینہ کی برکتوں سے دلوں کو تقویٰ، دماغوں کو روشنی وتازگی، نگاہوں کو شرم وحیا اور خیالوں کو پاکیزگی نصیب ہوتی ہے اور یہی روزے کا فلسفۂ الٰہی بھی ہے۔

رمضان کے مہینہ کو اللہ تعالیٰ نے تمام مہینوں میں سب سے افضل قرار دیا ہے۔

یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے پیغمبر آخر الزماں حضور نبی کریم ﷺ کی امت کے لیے خصوصی انعام ہے، جس میں ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار انوار و تجلیات اور رحمتوں و برکتوں کا نزول و ظہور ہوتا رہتا ہے اور انعام واکرام کی خاص بارش اللہ

کے نیک بندوں پر ہوتی ہے، جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، ایک نیکی کے بدلے ستر [70] نیکی کا ثواب ملتا ہے، یعنی اگر کوئی شخص اس مبارک مہینہ میں ایک روپیہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو اسے دوسرے مہینوں کے اعتبار سے ستر [70] روپے خرچ کرنے کے برابر ثواب ملے گا، نفل عبادتوں کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ، باب فضائل شہر رمضان إن صح الخبر، رقم الحدیث: ۱۸۸۷۔ ۳؍۱۹۱، بیروت)

دوسری جگہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس مہینہ کا پہلا عشرہ [شروع کے دس دن] رحمت کا، دوسرا عشرہ [یعنی بیچ کے 10 دن] مغفرت کا، اور تیسرا عشرہ [یعنی آخر کے 10 دن] جہنم سے آزادی کا ہے"...ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا کہ "جنت چار لوگوں کے لیے خود مشتاق ہے (1) زبان کی حفاظت کرنے والے کے لیے (2) قرآن کی تلاوت کرنے والے کے لیے (3) بھوکوں کو کھانا کھلانے والوں کے لیے (4) رمضان کے مہینے کا روزہ رکھنے والے کے لیے"

اس لیے مسلمانوں کو اس مہینہ میں روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ نیکی اور قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا مال اس کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرنا چاہیے اس لیے کہ انسان کی سب سے پیاری چیزوں میں مال ہے اور قرآن کا فرمان ہے کہ ""تم ہرگز بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ تم اپنی پیاری چیز کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو" یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنی خاص اور پسندیدہ عبادت روزہ کو فرض کیا جس کا مقصد ایمان والوں کو تقویٰ و پرہیز گاری کا پیغام دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ} (سورۃ البقرۃ: ۱۸۳)

(ہم نے تمہارے اوپر روزے کو فرض کیا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی اس کو فرض کیا تھا، تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔) یہ پرہیز گاری بڑی اہم شئے ہے اور اللہ وحدہ لاشریک کو سب سے زیادہ مطلوب و محبوب ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ شخص ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے"۔ یہ پرہیز گاری اور تقویٰ کیا ہے؟

خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت تقویٰ؛ یعنی پرہیز گاری کیا ہے؟

آپ نے پوچھنے والے سے سوال کیا کہ کیا کسی ایسی جگہ سے گذرے ہو، جہاں کانٹے دار جھاڑیاں ہوتی ہیں، انہوں نے کہا، جی، گذرا ہوں، پوچھا کیسے گذرتے ہو؟

جواب دیا: حضرت! اپنے دامن کو اپنے ہاتھوں سے سمیٹ لیتا ہوں اور پوری کوشش کرتا ہوں کہ کہیں کوئی کانٹا دامن میں نہ لگ جائے آپ نے جواب دیا: یہی مثال تقویٰ اور پرہیز گاری کی ہے کہ انسان اس طرح گناہوں سے بچ کر زندگی گذارے کہ اس کا دامن گناہ سے آلودہ نہ ہونے پائے۔ (تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، سورۃ البقرۃ: ۱؍۷۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اسی تقویٰ اور پرہیز گاری کی عملی مشق کا مہینہ یہ رمضان ہے، کہ بندہ اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایسی چیزوں سے بھی دور رہتا ہے، جو اس کے لیے عام دنوں میں حلال ہیں، کھانے، پینے اور خواہشات نفس کو پورا کرنے سے بچتا ہے،

کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے روزے میں ان چیزوں سے منع کیا ہے، تو جب یہ چیز اس کے قلب میں راسخ ہو جائے گی تو وہ عام دنوں میں بھی ایسی چیزوں سے بچے گا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اور رمضان کے مہینے میں اللہ تعالیٰ اس عملی مشق کے لیے ایک خاص بابرکت اور نورانی ماحول فراہم کر دیتا ہے، سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں، جنت کے سب دروازے کھول دیے جاتے ہیں، نیکی کی توفیق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

روزے اور عبادات میں مشغولیت کی برکت سے گناہوں کی طرف میلان میں کمی آجاتی ہے غرضیکہ قدرتی طور پر ظاہری اور باطنی سپورٹ اس مشق کے لیے ہوتی ہے۔

اسی لیے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ""روزہ صرف بھوکے رہنے اور پیاسے رہنے کا نام نہیں ہے، بلکہ بدن کے ہر حصہ کے لیے روزہ ہے"" زبان کا روزہ یہ ہے کہ زبان سے ناپسندیدہ بات نہ نکالے، جھوٹ نہ بولے، چغلی نہ کرے، غیبت نہ کرے، کسی پر بہتان تراشی نہ کرے، گالی گلوج نہ کرے، کسی کو نہ جھڑکے، کسی کو اپنی زبان سے تکلیف نہ پہونچائے، نگاہ کا روزہ یہ ہے کہ نامناسب چیزوں کی طرف نظر نہ کرے، ہاتھ کا روزہ یہ ہے کہ ہاتھ سے کوئی گناہ کا کام نہ کرے، کسی کو پریشان نہ کرے، اپنے ہاتھ کے ذریعہ بندگان خدا کی تکلیف کا سبب نہ بنے، پیروں کا روزہ یہ ہے کہ ناپسندیدہ جگہ پر قدم نہ رکھے۔

حاصل کلام یہ کہ جس طرح بندہ کھانے پینے سے، شہوت کو پورا کرنے سے رکتا ہے، اسی طرح دیگر منہیات سے بھی رکے، اپنے آپ کو گناہ کے کاموں سے باز رکھے، خیر کے کاموں میں، نماز و تلاوت، ذکر و تراویح، تہجد، اعتکاف، صدقات و خیرات، ضرورت مندوں کی مدد، حاجت مندوں کی حاجت روائی میں اپنے آپ کو مشغول رکھے، تب جا کر روزہ کا اصلی حق ادا ہو گا؛ ورنہ صرف کھانے پینے سے رکا رہا، مگر اپنے ہاتھ کو، زبان و نگاہ کو منکرات سے دور نہیں رکھا تو ایسا روزہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ روزہ نہیں ہے

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ""اگر انسان رمضان میں گناہ سے باز نہ آئے تو اللہ کو اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے""۔ (صحیح البخاری، باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ، رقم الحدیث: ۱۹۰۳۔ ۶۰۵۷، سنن أبی داؤد، باب الغیبۃ للصائم، رقم الحدیث: ۲۳۶۲)

اس لیے روزے کو اس کے تمام حقوق کی رعایت کرتے ہوئے رکھنا چاہیے، قرآن وحدیث میں روزے کی بے شمار فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔

ایک حدیث قدسی میں اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ إن ربکم یقول: کل حسنۃ بعشر أمثالہا إلی سبع مائۃ ضعف والصوم لی وأنا أجزی بہ، الصوم جُنۃ من النار ولخلوف فم الصائم أطیب عند اللہ من ریح المسک وإن جہل علی أحدکم جاہل وہو صائم فلیقل إنی صائم۔ (سنن الترمذی، باب ما جاء فی فضل الصوم، رقم الحدیث: ۷۶۴)

(بے شک آپ کے رب کا فرمان ہے کہ ہر نیکی کا بدلہ (کم از کم) دس گنا سے سات سو گنا تک ہے، اور روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، اور روزہ دوزخ سے ڈھال ہے، اور روزہ دار کے منہ کی بو (جو معدے کے خالی ہونے سے پیدا ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ (اور پسندیدہ) ہے اور اگر تم میں سے کسی روزہ دار کے ساتھ کوئی جاہل الجھ پڑے تو وہ جواب میں کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔)

اگرچہ تمام عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں؛ لیکن روزے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے خاص اس لیے فرمایا کہ دیگر عبادتوں میں تو دکھاوے کی گنجائش ہے، مگر روزہ ایسی عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک راز ہے، کئی ایسے مواقع ہیں جہاں وہ چھپ کر اس طریقہ سے منہیات صوم کا ارتکاب کر سکتا ہے کہ کسی کو کانوں کان پتہ نہ چلے؛ مگر وہ نہیں کرتا کہ اس کے پروردگار نے منع کر رکھا ہے اس لیے اس کو اللہ نے اپنے لیے خاص کیا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں خود اس کا بدلہ ہوں، (مسلم، باب فضل الصیام، رقم الحدیث: ۱۱۵۱)

یعنی رضائے الٰہی اور معرفت خداوندی کا حصول جو ہر مومن کو مطلوب و مقصود ہے۔ اس ماہ کی ایک اور سب سے خاص بات یہ ہے کہ اسی مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو نازل کیا جو سارے عالم کے لیے ہدایت اور رہنمائی کی کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ""شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔"" (سورۃ البقرۃ: ۱۶۵)

(رمضان کا مہینہ ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے، اور جس میں روشن دلائل ہیں ہدایت پانے اور حق و باطل میں امتیاز کرنے کے لیے، اس لیے جو شخص بھی اس مہینے کو پائے اس کو اس (مہینے) میں ضرور روزہ رکھنا چاہیے۔)

قرآن وہ کتاب ہے، جس کو اس کے ساتھ نسبت ہو گئی، اس کے اندر بلندی پیدا ہو جاتی ہے، گویا اس مبارک مہینہ کی ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ اسی میں قرآن نازل ہوا، قرآن کریم کے ہم پر کچھ حقوق و فرائض ہیں، یوں تو ہمیشہ ان کی ادائیگی ضروری ہے، مگر اس مبارک مہینے میں اس کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے، اس لیے اس مبارک اور مقبول مہینے میں ہمیں زیادہ سے زیادہ قرآن پاک کی تلاوت کا اہتمام کرنا چاہئے، قرآن کریم کی تلاوت کی فضیلت، اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کو بہت ساری احادیث میں بیان کیا گیا ہے، اور رمضان میں تو تلاوت کا اجر کئی گنا زیاد بڑھ جاتا ہے۔

ایک حدیث میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے، اگر کسی نے ال۔م کہا تو الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (سنن الترمذی، باب ما جاء فیمن قرأ حرفاً من القرآن، رقم الحدیث: ۲۹۱۰،)

ایک حدیث میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو؛ کیوں کہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔ (الصحیح لمسلم، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ، رقم الحدیث: ۸۰۴)

اس لیے اس مہینہ میں تلاوت کلام پاک کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے، تراویح میں قرآن سننے اور سنانے کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی تلاوت کا معمول بنانا چاہیے، اسلاف کا عمل ہمیشہ سے رمضان کے مہینہ میں کئی کئی قرآن ختم کرنے کا رہا ہے۔

تراویح کی نماز کا بھی خصوصی اہتمام ہونا چاہیے، اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ تراویح کی نماز پورے مہینے ادا کی جائے، رمضان کا چاند دیکھ کر تراویح شروع ہوتی ہے اور عید کا چاند دکھنے پر ہی مکمل ہوتی ہے۔

بعض لوگ اس غلط فہمی میں رہتے ہیں کہ تین دن، ایک ہفتہ یا دس دنوں میں قرآن مکمل ہونے کے بعد تراویح کی سنت ادا ہو گئی اور اب بقیہ دنوں تراویح پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ غلط خیال ہے، یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ تراویح میں قرآن مکمل سننا الگ چیز ہے اور تراویح پورے مہینہ ادا کرنا الگ سنت ہے؛ اس لیے اگرچہ ہفتہ یا عشرہ میں قرآن مکمل ہو گیا مگر پورے مہینے تراویح ادا کرنا سنت ہے، تراویح میں ایک اور چیز کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ قرآن کی تلاوت کرنے والا ٹھہر ٹھہر کر اس کے آداب کی رعایت کرتے ہوئے تلاوت کرے؛ تاکہ مقتدی صاف سن سکیں کہ کیا پڑھا جا رہا ہے۔

تراویح کے علاوہ دیگر نوافل، تہجد وغیرہ کا اہتمام بھی ہونا چاہئے، اس لیے کہ اس مہینے میں نفل نمازوں کا ثواب فرض نماز کے برابر ہو جاتا ہے اور ایک فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر ہوتا ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ، باب فضائل شہر رمضان إن صح الخبر، رقم الحدیث: ۱۸۸۷۔ ۳؍۱۹۱، المکتب الاسلامی بیروت)

اس ماہ کو حاجت روائی اور غم خواری کا مہینہ بھی قرار دیا گیا ہے، ضرورت مندوں کی مدد، غریبوں اور مجبوروں کی غم خواری کرنے کی بڑی فضیلت احادیث میں آئی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ماہ رمضان میں جو شخص اپنے اہل و عیال پر روزی کو کشادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ سال بھر اس کے رزق میں برکت عطا فرمائے گا، جو اس مہینہ میں اپنے خادموں اور ملازموں کے کاموں کا بوجھ کم کر دے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کا بوجھ ہلکا کر دے گا۔

روزہ داروں کو افطار کرانے کی بھی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے، اس لیے اس کا بھی اہتمام ہونا چاہیے؛ لیکن افطار کرانے میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ نام و نمود کے لیے اور سیاسی نمائش کے لیے نہ ہو؛ بلکہ رضائے الٰہی کے لیے ہو، اور اس میں روزے داروں کو بلا کر افطار کرایا جائے خاص طور پر ایسے روزے داروں کو جو ضرورت مند ہیں اور افطار کے اسباب انہیں میسر نہیں ہیں، ایسے لوگوں کو افطار کرانے میں زیادہ ثواب ہے، ایسی دعوتوں پر اللہ کے نبی ﷺ نے لعنت کی ہے، جس میں امیروں کا استقبال کیا جائے اور غریبوں کے لیے دروازے بند کر دیے جائیں۔ (صحیح البخاری، باب من ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ، رقم الحدیث: ۵۱۷۷)

روزہ داروں کو افطار کرانے کے علاوہ دیگر خیر کے راستوں میں بھی خرچ کرنا چاہیے، اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا بھی بڑا ثواب ہے، جن لوگوں پر زکوٰۃ فرض ہے، وہ اپنے مال کا حساب کر کے زکوٰۃ نکالیں اور ضرورت مندوں تک پہنچائیں، عام سائلین کو بھی محروم نہ کریں، مدارس اسلامیہ، یتیم خانوں اور دینی اداروں کی مدد بھی ضرور بالضرور کریں، اپنے غریب رشتے داروں، دوستوں اور پڑوسیوں کا خاص خیال رکھیں،

ایسے لوگوں کو ڈھونڈھ کر مدد کریں؛ جو واقعتاً ضرورت مند ہیں، مگر شرم کی وجہ سے کسی کے سامنے زبان نہیں کھولتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔

رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے اور ان کی مدد کرنے کی بڑی فضیلت قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ اگر رشتہ داروں میں کوئی غریب ہو اور زکوٰۃ و صدقہ کے نام پر اس کو لینے میں شرم اور جھجھک محسوس ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے لوگوں کو زکوٰۃ کہہ کر نہ دے اور دل میں زکوٰۃ کی نیت کر لے تو بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ یوں تو نصاب کے بقدر مال پر جس دن سال پورا ہو جائے زکوٰۃ تبھی فرض ہے لیکن رمضان کے مہینے میں زکوٰۃ ادا کرنے کا معمول بہت سے لوگوں کا رہتا ہے اور بہتر بھی ہے اس لیے کہ جس طرح دیگر عبادتوں کا ثواب رمضان میں بڑھتا ہے، اسی طرح زکوٰۃ کے ثواب میں بھی عام دنوں میں ادا کرنے کے مقابلہ میں ماہ رمضان میں اضافہ ہو گا۔ جن لوگوں پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے، ان کو بھی چاہیے کہ اپنے مال کا کچھ حصہ ضرورت مندوں کی مدد میں خرچ کریں اور آخرت کے خزانے میں جمع کریں۔

حضور نبی رحمت ﷺ کا معمول رمضان کے مہینے میں بہت زیادہ صدقہ کرنے کا تھا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ میں رمضان کے مہینہ میں مال ٹھہرتا ہی نہیں تھا، ادھر آتا اور ادھر آپ اسے صدقہ کر دیتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر حسن خلقہ وعشرتہ ﷺ: ۱؍۲۸۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

یوں تو رمضان کا پورا مہینہ ہی خصوصی خیر و برکت کا حامل ہے؛ لیکن اس کے آخری عشرے کی فضیلت بہت ہی زیادہ ہے، اللہ کے نبی ﷺ نے اس عشرے کو جہنم سے نجات کا عشرہ قرار دیا ہے۔ (صحیح ابن خزیمۃ، باب فضائل شہر رمضان ان صح الخبر، رقم الحدیث: ۱۸۸۷)

حضور نبی رحمت ﷺ کا معمول تھا کہ آپ اس عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے، اعتکاف بھی بہت ہی اہم عبادت ہے، اعتکاف کا مطلب ہے اعتکاف کی نیت کے ساتھ مسجد میں قیام کرنا، ہر محلہ کی مسجد میں کچھ لوگوں کو اعتکاف ضرور کرنا چاہیے، اگر پورے محلہ میں کوئی شخص بھی اعتکاف نہیں کرے گا تو بستی کے سب لوگ اعتکاف کو ترک کرنے کے مرتکب ہوں گے۔ اسی عشرہ میں ایک عظیم الشان رات ہے، اس کو لیلۃ القدر کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کو ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے۔ قرآن میں ہے:

{إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ، تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ، سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ} (سورۃ القدر: ۱۔۵)

(بے شک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اور روح القدس (جبرئیل علیہ السلام) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے کر اترتے ہیں، سراپا سلام و امان ہے، وہ رات طلوع فجر (یعنی صبح صادق) تک رہتی ہے۔) حدیث میں آیا ہے کہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی رات شب قدر ہے، اس رات میں عبادت کی بڑی فضیلت ہے، اس لیے اس کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے، اگر آخری عشرے میں اعتکاف کرے گا تو شب قدر کی عبادت کے اہتمام کا موقع زیادہ میسر آئے گا۔

اس رات میں کثرت سے نماز و تلاوت اور ذکر و اذکار کے علاوہ توبہ و استغفار کا اہتمام کرے، گناہوں پر ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کا طلب گار ہو اور خوب دعائیں کرے؛ کیوں کہ وہ رات دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے۔ رمضان المبارک کی مناسبت سے علمائے کرام اور ائمہ مساجد سے یہ بات بھی عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنے علاقہ اور اپنے حلقہ میں جمعہ و عیدین کے خطبہ میں شریعت اسلامی کی اہمیت اور مسلم پرسنل لا سے متعلق مسائل و ضروریات عوام کے سامنے بیان کریں، اصلاح معاشرہ پر خصوصی توجہ دلائیں، معاشرہ میں پھیل رہی برائیوں سے خبردار کریں، تاکہ ہمارا معاشرہ صالح اسلامی معاشرہ بن سکے۔

دوسری بات یہ ہے کہ امت مسلمہ کو متحد و منظم رہنے کی مسلسل جد و جہد کرتے رہیں کیونکہ اسلام کے نظام عبادت کی روح وحدت و اجتماعیت ہے۔ پانچ وقت کی نماز باجماعت، جمعہ و عیدین، میدان عرفات میں سارے عالم کے مسلمانوں کا اجتماع اور پوری دنیا میں ایک ہی ماہ رمضان میں روزوں کا حکم یہ اتحاد امت کا عظیم پیغام ہے تاکہ مسلمان مختلف حصوں میں تقسیم ہونے کے بجائے ایک امت اور ایک جماعت بن کر ""کونوا عباد اللہ إخوانا"" کے مصداق بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری حالت زار پر رحم فرمائے اور ہم سبھی مسلمانوں کو اس ماہ مبارک کی رحمتوں اور برکتوں سے فیضیاب فرمائے۔

فیضانِ ماہِ صیام

بخششوں کا تو وسیلہ بن گیا ماہِ صیام
تیرا آنا مرحبا صد مرحبا ماہِ صیام

اہلِ ایماں کا بڑھا ذوقِ عبادت اس گھڑی
جب ہلالِ نَو نظر آیا ترا ماہِ صیام

بابِ ریاں سے بروزِ حشر روزہ دار کو
تو یقیناً خلد میں لے جائے گا ماہِ صیام

قبر میں ہونے نہیں دیگا کبھی اس پر عذاب
عمر بھر جس نے ترا روزہ رکھا ماہِ صیام

ہے عیاں یہ بھی فرامینِ شہِ لولاک سے
رب سے روزہ دار کو بخشائے گا ماہِ صیام

زندگی بھر آتا جاتا ہے ہمارے درمیاں
نیکیوں کا دیتا ہے اک ضابطہ ماہِ صیام

دیکے پروانہ بروزِ عید بخشش کا ہمیں
کر کے ہم کو پاک ہے رخصت ہوا ماہِ صیام

منتظر گیارہ مہینے پھر رہیں گے ہم ترے
ہم سدا دیکھیں گے تیرا راستہ ماہِ صیام

نیکیوں کی روح بھی رونے بلکنے لگ گئی
چھوڑ کر جب اہلِ ایماں کو چلا ماہِ صیام

رکھ دیا کہہ کر بشیرؔ قادری نے بھی قلم
رب کو ہے بس تیری عظمت کا پتہ ماہِ صیام

محمد بشیر القادری رضوی گلاب پوری نیپال
حال مقیم کھنڈوہ ایم پی

نیپال میں بادشاہت کی حمایت کا بڑھتا دائرہ

تحریر: غیاث الدین احمد عارف مصباحی نظامی

ملک نیپال اِن دنوں کئی طرح کے سیاسی بحران سے گزر رہا ہے۔ پچھلے کچھ دنوں میں ایسی کئی ریلیاں ہوئی ہیں، جن میں بادشاہت کی حمایت میں لوگ سڑکوں پر نکل رہے ہیں اور یہاں بادشاہت اور ہندو قوم کی بحالی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

چناں چہ اسی ضمن میں 05مارچ 2025 کو راسٹریہ پرجاتنتر پارٹی (RPP) نے کھٹمنڈو میں ایک بائیک ریلی کا انعقاد کیا جس میں بڑی تعداد میں لوگ نیپال کے قومی پرچم کے ساتھ جمع ہوئے۔ آر پی پی کو سابق بادشاہ گیانیندر کی حمایت حاصل ہے۔ اس ریلی میں لوگ نیپالی زبان میں نعرے لگا رہے تھے۔ نارائن ہیتی کھالی گر، ہمرو راجہ آؤندئی چھن 'یعنی نارائن ہیٹی کو خالی کرو، ہمارا راجا آرہا ہے۔ اس ریلی میں آر پی پی کے صدر راجندر لنگدین نے کہا کہ وفاقی حکومت کو ختم کر دینا چاہیے کیوں کہ یہ کرپٹ نظام کو مضبوط کر رہی ہے۔ (نارائن ہیٹی وہی شاہی محل ہے جو کاٹھمنڈو میں واقع ہے۔ جس میں بادشاہ رہتے تھے۔ لیکن دو سو پچاس سالوں کے بعد 2008 میں جب بادشاہت کا نظام ختم ہوا اور جمہوریت وجود میں آئی تو اسے میوزیم میں تبدیل کر دیا گیا اور اس کے اندر ایک ریپبلک میموریل بھی بنایا گیا)

اس واقعے سے پہلے نیپال کے سابق بادشاہ گیانیندر کا گلیشور دھام اور باگلونگ کا لیکا میں بڑی تعداد میں بادشاہت کے حامیوں نے استقبال کیا تھا۔ اس میں بہت سے لوگوں نے یہ نعرہ لگایا تھا- راجہ آؤ، ملک بچاؤ۔

اس کے بعد 06مارچ 2025 کو ملک کے سیاحتی شہر پوکھرا میں جب سابق بادشاہ بیرندر کے مجسمے کی نقاب کشائی کی گئی تو اس مجسمے کی نقاب کشائی کرنے کے لیے سابق بادشاہ گیانیندر کو مدعو کیا گیا تھا۔ نیپالی اخبارات کی رپورٹ کے مطابق اس موقع پر وہاں تقریباً تین ہزار لوگوں کا ہجوم موجود تھا۔ مجسمے کی نقاب کشائی کے دوران وہاں موجود بھیڑ نے پر جوش انداز میں بادشاہی نظام کا قومی ترانہ گایا اور حیرت یہ کہ وہاں موجود بھاری پولیس اور فوج نے بھی انھیں اس سے روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

اس کے بعد جب وہاں سے واپسی میں 09مارچ 2025 کو گیانندر شاہ اتوار کو پوکھرا سے کھٹمنڈو کے تریبھون بین الاقوامی ہوائی اڈے پر پہنچے تو ہزاروں لوگ ان کے استقبال کے لیے کھڑے تھے۔ میڈیائی رپورٹ کے مطابق اس وقت ایئرپورٹ کے مرکزی دروازے پر گیانندر شاہ کے کم از کم 10 ہزار حامی موجود تھے جو انتہائی جوش کے ساتھ نیپالی زبان میں نعرے لگا رہا تھے جس کا مفہوم یہ تھا۔ نارائن ہیٹی کو چھوڑ دو، ہمارا بادشاہ آرہا ہے۔ (نارائن ہیٹی نیپال کا شاہی محل ہے جہاں پہلے بادشاہ رہتے تھے۔

معلوم ہو کہ نیپال میں جمہوریت آنے کے بعد گیانیندر بیر بکرم شاہ کو عوام میں بہت کم دیکھا جاتا تھا، وہ بعض خاص مواقع پر محض رسمی بیانات جاری کرنے پر اکتفا کرتے تھے لیکن گزشتہ چند مہینوں سے انھیں کافی متحرک دیکھا جا رہا ہے، وہ عوامی محفلوں میں شرکت کر رہے ہیں اور ان کے استقبال میں بھاری بھیڑ بھی جمع ہو رہی ہے۔

سوال یہ ہے کہ ابھی نیپال میں جمہوریت کے قیام کو صرف سترہ سال ہی ہوئے ہیں، اور اتنی قلیل مدت میں کسی نظام کی کامیابی اور ناکامی کو پیمانہ بنانا مناسب تو نہیں ہے تو پھر اتنے کم عرصے میں ہی یہاں دوبارہ بادشاہت کا مطالبہ کیوں ہو رہا ہے؟ اور کیا یہاں ایک بار پھر سے بادشاہت کی واپسی ممکن ہے ؟۔

صحافیوں نے جب آر پی پی کے سینئر نائب صدر رویندر مشرا سے پوچھا گیا کہ وہ نیپال میں بادشاہت کیوں واپس لانا چاہتے ہیں؟ تو مشرا اس کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ "لوگ اس وقت نیپال میں موجود نظام سے مایوس ہیں۔ اب لوگ پرانے دن کو یاد کر رہے ہیں۔ 17 سال بعد، اب بادشاہ گیانیندر نیپال میں ویلین نہیں رہے۔ اب گیانیندر جہاں بھی جاتے ہیں، وہاں لوگوں کی بھیڑ جمع ہو جاتی ہے۔

رویندر مشرا سے پوچھا گیا کہ اگر گیانیندر نیپال کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں تو وہ انتخابی سیاست میں کیوں نہیں آتے ؟ تو اس کے جواب میں انھوں نے کہا کہ "وہ راجا بننا چاہتے ہیں، لیڈر نہیں۔ انتخابی سیاست سے کوئی بادشاہ نہیں بنتا۔

نیپالی اخبار کانتی پور کے ایڈیٹر امیش چوہان نے اس منظر میں اپنا نظریہ یوں پیش کیا کہ "موجودہ حکومت کو لے کر نیپال کے لوگوں میں مایوسی ہے۔ لوگ ناراض بھی ہیں۔

یہاں کے لوگ متبادل سیاست کی تلاش میں ہیں۔ لیکن فی الحال کوئی ٹھوس آپشن نظر نہیں آرہا۔ ایسے میں بادشاہت کے حامی اس بے اطمینانی کو استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ یہ عدم اطمینان بادشاہت کے حق میں جائے گا"۔

امیش چوہان مزید کہتے ہیں کہ "گیانندر آر پی پی کی حمایت کرتے ہیں لیکن انہیں عوامی حمایت کتنی ملتی ہے؟ یہاں تک کہ اگر گیانیندر آر پی پی میں شامل ہو کر خود الیکشن لڑیں تو بھی وہ جیت نہیں سکیں گے۔ زیادہ سے زیادہ پانچ لاکھ ووٹ جو آر پی پی کو ملتا تھا وہ 10 لاکھ ہو جائے گا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہونے والا۔ ممکن ہے گیانیندر کے حامی نارائن ہیٹی کا گیٹ توڑ کر گیانندر کو وہاں بٹھادیں لیکن اس کے بعد کیا ہو گا آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ مجھے نہیں لگتا کہ گیانندر کبھی ایسا خطرہ مول لیں گے"۔

نیپالی پارلیامینٹ میں فی الحال آر پی پی کے کل 14 ایم پی ہیں۔ ان میں سے سات انتخابی عمل کے ذریعے اور سات متناسب عمل کے ذریعے منتخب کیے جاتے ہیں۔ نیپال کی پارلیمنٹ میں کل 275 ممبران پارلیمنٹ ہیں۔ ان میں سے 165 انتخابی عمل کے ذریعے اور 110 متناسب عمل کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں۔

نیپال کے سینئر صحافی چندر کشور کا بھی ماننا ہے کہ تمام تر عدم اطمینان کے باوجود نیپال میں بادشاہت کبھی نہیں آئے گی۔ اور گیانیندر جہاں جا رہے ہیں وہاں اتنی بڑی بھیڑ اس لیے جمع ہو رہی ہے کیوں کہ جب گیانیندر بادشاہ تھے تو وہ لوگوں سے بہت دور تھے۔ عام لوگوں نے انھیں براہ راست کبھی نہیں دیکھا تھا ایسے میں جب وہ عام لوگوں میں نظر آرہے ہیں تو لوگوں کا ہجوم جمع ہو جا رہا ہے۔ اس بھیڑ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ لوگ گیانیندر کو دوبارہ بادشاہ بنائیں گے۔ البتہ یہاں 250 سال تک بادشاہت رہی ہے تو ایسے میں اس نظام سے مستفید ہونے والوں کی بھی ایک بڑی تعداد رہی ہے۔ وہ کیوں نہیں چاہیں گے کہ بادشاہت واپس آئے؟ لیکن نیپال کے عوام نے بادشاہت کو آزما لیا ہے اور یہ ماضی سے حال بننے والا نہیں ہے۔

نیپال میں سابق ہندوستانی سفیر رنجیت رائے سے جب صحافی رجنیش کمار نے پوچھا کہ کیا نیپال میں بادشاہت واپس لائی جاسکتی ہے؟ تو ان کا جواب تھا کہ "دیکھیے! نیپال میں مایوسی ہے۔ حکومتیں عوام کی توقعات پر پورا نہیں اتر سکیں۔ لیکن مجھے شک ہے کہ بادشاہی نظام نیپال کے لوگوں کو اس مایوسی پر قابو پانے میں مدد دے گا۔ بادشاہت کی حمایت میں ابھی اتنے زیادہ لوگ نہیں ہیں، جنہیں نیپال کی جمہوریت کے لیے خطرہ کے طور پر دیکھا جائے۔

کٹھمنڈو کی گیانندر استقبالیہ ریلی میں ایک حیرت انگیز معاملہ یہ دیکھا گیا کہ ایک شخص کے ہاتھ میں دو بینر تھے جس میں سے ایک میں گیانندر شاہ اور دوسرے میں ہندوستانی ریاست اترپردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی تصویر تھی، جسے دیکھ کر سیاسی حلقوں میں یہ بات گردش کرنے لگی کہ کیا ان ریلیوں میں مذہبی اور سیاسی شدت پسند تنظیموں کا ہاتھ تو نہیں ہے۔ اگر ہزاروں کی ریلی میں ایسا بینر صرف ایک ہی شخص کے ہاتھ میں کیمرے نے قید کیا لیکن یہ امن پسندوں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہا تھا۔

ہندوستان ٹائمس امریکا کے صحافی پرشانت جھا نے اپنی کتاب 'بیٹلس آف دی نیو ریپبلک' میں لکھا ہے، "جس وقت بادشاہ بیریندر کو پنچایتی نظام کے خلاف احتجاج کا سامنا تھا اسی وقت وشو ہندو پریشد نے کھٹمنڈو میں بادشاہ بیرندر کی حمایت میں متحرک ہو کر انہیں عالمی ہندو شہنشاہ قرار دیا تھا۔ شاہی قتل عام کے بعد وی ایچ پی نے بادشاہ گیانیندر کو بھی یہی خطاب دیا تھا۔ نیپال کے شاہی خاندان کا گورکھپور کی گورکھ ناتھ مندر سے تاریخی تعلق رہا ہے۔ نیپال میں گورکھ ناتھ مندر کی بہت سی جائیدادیں ہیں۔ ان میں سکول اور ہسپتال بھی شامل ہیں۔ (نوٹ: یہ مضمون مختلف ملکی خبروں کی مدد سے تیار کیا گیا ہے)

مالِ زکات کی ادائیگی اور وصولی کا غیر منظم طریقہ: ایک المیہ

از: (مفتی) محمد حسنین رضا مصباحی
جامعہ مدینۃ العلوم خانقاہ قادری پھکولی شریف، مظفر پور

اسلام ایک ایسا کامل دین ہے جو انسانوں کو معاشرتی توازن اور انصاف کی تلقین کرتا ہے۔ زکات اس نظامِ عدل کا ایک بنیادی ستون ہے، جو دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتا ہے اور معاشرتی ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔ لیکن بد قسمتی سے، آج زکات کی ادائیگی اور وصولی میں شدید بے اعتدالی دیکھنے میں آرہی ہے، جس نے اس عظیم عبادت کی اصل روح کو متاثر کر دیا ہے۔ یہ بے اعتدالی نہ صرف محتاجوں اور کے حقوق کی پامالی کا سبب بن رہی ہے بلکہ پورے سماج میں معاشی عدم توازن اور استحصال کو بھی فروغ دے رہی ہے۔

زکات کی اصل روح اور اس کا مقصد

زکات کا بنیادی مقصد دولت کو ایک مخصوص طبقے تک محدود رکھنے کے بجائے، اسے معاشرے کے غریب اور ضرورت مندوں میں تقسیم کر کے سماجی انصاف کو یقینی بنانا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زکات کی فرضیت واضح کرتے ہوئے اسے غربا، مساکین اور دیگر مستحقین کا حق قرار دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی زکات کو اسلامی معیشت اور معاشرتی بھلائی کا ایک لازمی جزو قرار دیا ہے۔

لیکن جب زکات کی ادائیگی اور اس کی تقسیم میں بے اعتدالی آجاتی ہے تو یہ فلاحی نظام اپنے مقصد کو پورا کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے۔

ادائیگی میں بد نظمی

زکات کی ادائیگی میں بد نظمی اور بے اعتدالی کئی صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے

1. دکھاوے اور ریاکاری کا عنصر — بعض لوگ محض شہرت اور عزت حاصل کرنے کے لیے زکات دیتے ہیں، جو کہ اخلاص کے فقدان کی علامت ہے۔
2. غیر مستحق افراد کو زکات دینا — بعض اوقات لوگ تحقیق کے بغیر زکات دیتے ہیں، جس کا فائدہ ایسے افراد اٹھا لیتے ہیں جو حقیقتاً مستحق نہیں ہوتے۔
3. زکات کی ادائیگی میں غفلت — بعض دولت مند زکات دینے سے کتراتے ہیں یا اپنے مال کی غلط تشریح کر کے زکات کی مقدار کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
4. زکات کا غیر مؤثر استعمال — کچھ لوگ مال زکات کو ایسے کاموں میں خرچ کر دیتے ہیں جو شرعی تقاضوں کے مطابق نہیں ہوتے، یا اس سے ایسے افراد کی مدد کرتے ہیں جو شرعی لحاظ سے زکات کے مستحق نہیں۔

وصولی میں بد نظمی

زکات کی وصولی کے نظام میں بھی کئی خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں،

1. غیر مستحق افراد کا زکات پر قابض ہونا — بعض لوگ حقیقتاً حاجت مند نہ ہونے کے باوجود زکات کے مستحق ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔
2. مستحق افراد کی حق تلفی — زکات کی تقسیم میں اقربا پروری اور جانبداری عام ہے، جس کی وجہ سے مستحقین تک ان کا حق نہیں پہنچ پاتا۔
3. غیر منظم تقسیم کا نظام — زکات کی تقسیم کا کوئی جامع اور مربوط نظام نہ ہونے کے باعث اکثر زکات وقتی مدد تک محدود رہتی ہے اور غربت کے خاتمے میں مؤثر کردار ادا نہیں کر پاتی۔
4. زکات کا ضیاع اور بدانتظامی — زکات کی مد میں جمع ہونے والے فنڈز بعض اوقات غلط ہاتھوں میں چلے جاتے ہیں یا غیر ضروری مصارف میں استعمال ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے اصل مستحقین اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔

اس المیے کا ممکنہ حل

اس بحران سے نکلنے کے لیے درج ذیل اقدامات کیے جاسکتے ہیں:

1. زکات کی صحیح نیت سے ادائیگی — دولت مند افراد کو چاہیے کہ وہ زکات رضائے الٰہی کے لیے دینی فریضہ سمجھ کر ادا کریں اور اسے محض ایک رسمی فریضہ نہ سمجھیں بلکہ اس کا اصل مقصد پورا کریں۔
2. تحقیق کے بعد زکات کی تقسیم — زکات دینے سے پہلے اس بات کی تصدیق ضروری ہے کہ آیا وصول کرنے والا شخص واقعی مستحق ہے یا نہیں۔
3. مربوط اور شفاف نظام کا قیام — فلاحی اداروں یا تنظیموں کو چاہیے کہ وہ زکات کی وصولی اور تقسیم کے لیے ایک شفاف اور منظم نظام قائم کریں تاکہ زکات کا حق صحیح افراد تک پہنچ سکے۔
4. زکات کا پیداواری استعمال — زکات کو صرف فوری امداد تک محدود رکھنے کے بجائے، اس کا استعمال مستقل حل کے لیے کیا جانا چاہیے، جیسے غریبوں کے لیے کاروبار کے مواقع پیدا کرنا اور تعلیمی منصوبے تشکیل دینا تاکہ وہ خود کفیل ہو سکیں۔
5. عوامی شعور کی بیداری — علماء اور تعلیمی اداروں کو چاہیے کہ وہ عوام کو زکات کے درست اصولوں اور اس کی اہمیت سے آگاہ کریں تاکہ زکات کا نظام بہتر اور مؤثر ہو سکے۔

زکات اسلامی معیشت کا ایک اہم ستون ہے جو اگر صحیح طریقے سے ادا کی جائے تو غربت اور بے روزگاری کے خاتمے میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہے۔ لیکن اگر اس کی ادائیگی اور وصولی میں بے اعتدالی برقرار رہی تو یہ نظام اپنی برکت اور افادیت کھو دے گا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم زکات کے اصل مقصد کو سمجھیں، اس کے درست مصرف کو یقینی بنائیں اور اس عبادت کو محض ایک رسمی فریضہ نہ بننے دیں، بلکہ اس کے ذریعے حقیقی سماجی بہتری لانے کی کوشش کریں۔ تبھی ہم اس المیے کا خاتمہ کر سکیں گے اور ایک منصفانہ، متوازن اور خوشحال اسلامی معاشرے کی تشکیل دے سکیں گے۔

برکات رمضان المبارک

مل گیا اس کو ارم کا راستہ رمضان میں
جس نے حاصل کرلی ہے رب کی رضا رمضان میں

رحمت و بخشش بھی ہے اور ہے جہنم سے نجات
رب کی رحمت کا ہے جاری سلسلہ رمضان میں

بابِ جنت ہے کھلا اور بابِ دوزخ بند ہے
مومنو پر ہے یہ فضلِ کبریا رمضان میں

اجر اک نیکی کا دیتا ہے خدا ستر گنا
مومنو تم لوٹو فضلِ بے بہا رمضان میں

مانگیے وقتِ سحر اور وقتِ افطاری دعا
آپ کو مل جائے گی رب کی عطا رمضان میں

راہِ حق ہم کو بتانے کے لیے قرآنِ پاک
سرورِ کونین پر نازل ہوا رمضان میں

قدر کی شب کو چھپا رکھا ہے رب پاک نے
اہلِ ایماں ڈھونڈیے اس کو سدا رمضان میں

بے سہاروں اور یتیموں کی مدد کے واسطے
صدقہ دے دو اپنے جان و مال کا رمضان میں

باغِ طیبہ کی بہاریں دیکھے کنزِ مصلحی
ہو اسے موقع میسر یا خدا رمضان میں

محمد نعیم الدین قادری کنز مصلحی
گلاب پور سسوا اکٹیا مہوتری

افسوس! رحمتوں اور برکتوں سے معمور رمضان المبارک کا پہلا عشرہ رخصت ہوا!

از: (قاری) رئیس احمد خان
دار العلوم نور الحق، چرہ محمد پور فیض آباد، یوپی

اللہ رب العزت ساری کائنات کا خالق و مالک ہے، اور وجہ تخلیق کائنات اللہ کے محبوب، سید الانبیاء، رحمت عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ مقدس ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں حضرت انسان کو اشرف المخلوق بنایا تاکہ وہ اپنے خالق و مالک کی عبادت کریں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے تمام نعمتیں پیدا فرمائیں تاکہ وہ ہمیشہ ان سے مستفیض و مستفید ہوتے رہیں۔

اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کی رہنمائی اور رشد و ہدایت کے لیے انبیاء و مرسلین کو منتخب کیا اور یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جاری رہا۔

بالآخر، خاتم الانبیاء ﷺ پر یہ سلسلہ تمام ہوا۔

خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد سلسلہ رشد و ہدایت وارثین انبیاء، یعنی علماے ربانیین کے ذریعے آج بھی جاری ہے اور قیامت تک ان شاءاللہ جاری و ساری رہے گا۔

رسول ﷺ نے فرمایا: "إن العلماء ورثة الأنبياء" (ابن ماجہ)

"یقیناً علماء، انبیاء کے وارث ہیں۔"

لہذا ہمیں علمائے حق، یعنی علمائے ربانیین کا احترام کرنا چاہیے۔

اللہ کی وحدانیت اور اللہ کے محبوب کی رسالت کا صدق دل سے اقرار کرنے والے لوگ جو اشرف المخلوقات میں سب سے زیادہ اشرف و مشرف ہیں، وہ مسلمان ہیں۔

مسلمانوں پر نماز پنجگانہ، ماہ رمضان کے روزے، حج اور زکات فرض ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" (البقرہ ۱۸۳)

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے والوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔"

صائم کو مبارک ہو نوید رحمت اللہ سے روزے کا صلہ ملتا ہے

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے الصَّومُ لِي وَأنَا أجْزِي بِهِ، کہ روزہ صرف میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ میں ہی دوں گا اور اگر أجْزِي کو مجہول پڑھا جائے تو اس کا معنی ہو گا کہ روزہ کی جزا خود اللہ رب العزت کی ذات ہو گی، اللہ اللہ! کیا کہنے!

تجھ سے تجھ ہی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات
مجھ سا کوئی گدا نہیں اور تجھ سا کوئی سخی نہیں

یوں ہی مسلمانوں پر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ جو لوگ ان حقوق کو ادا کرتے ہیں، وہ اللہ کی طرف سے اجر عظیم پائیں گے، اور جو ان حقوق کو ادا نہیں کرتے، وہ مستحق عذاب ہوں گے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "من لا یُؤدِّ زکاۃ مالِہ فلیس منا" (ابن ماجہ)

"جو شخص اپنے مال کی زکات ادا نہیں کرتا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔" لہذا جو لوگ اب تک زکات اور صدقات کسی وجہ سے نہیں ادا کر سکے ہیں ان کے لیے رمضان المبارک ایک سنہرا موقع ہے وہ ضرور ادا کریں کیونکہ اس مبارک مہینے میں نیکیوں کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

احباب گرامی: یقیناً ہر ماہ و سال اور لیل و نہار اللہ ہی کے بنائے ہوئے ہیں، لیکن کچھ ماہ و سال، لیل و نہار ایسے ہیں جن میں اللہ رب العزت بے پناہ برکتیں اور رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کی مثال ماہ رمضان المبارک ہے جس میں ہر لمحہ اور ہر آن برکتوں اور رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ اسی ماہ مقدس کے آخری عشرے میں ایک ایسی رات بھی آتی ہے جو ہزار راتوں سے بھی افضل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

"لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ" (القدر 97:3)

اس مقدس اور بابرکت رات کو بندۂ مومن رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرتا ہے، جو لیلۃ القدر اور شب قدر کہلاتی ہے۔ اس رات میں تقویٰ شعار بندے خشوع و خضوع کے ساتھ شب قدر کی جستجو کرتے ہیں اور اپنے رب کی رضا و خوشنودی کے لیے عبادت و ریاضت میں مشغول رہ کر قربِ الٰہی سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔

افسوس ہے کہ رمضان المبارک کا پہلا عشرہ، جو برکتوں اور رحمتوں سے لبریز تھا، رخصت ہو چکا ہے، اب ہم دوسرے عشرے میں داخل ہو گئے ہیں، جو ہمارے لیے مغفرت کا ذریعہ ہے، اور تیسرے عشرے کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں، جس میں ہمارے لیے نجات ہی نجات ہے۔ ہمیں اور آپ کو چاہیے کہ ہم سب غفلت سے باز آجائیں اور ان مقدس لمحات، ساعات سے لطف اندوز ہوں، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے ہمیں ماہ رمضان المبارک کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے، آمین۔

زندگی: ایک لمحاتی سفر

از قلم: محمد عظیم الدین رضوی کسانپور
مہتمم: جامعہ رضویہ مدینۃ العلوم للبنات، دھنوشا دھام، نیپال

زندگی ایک ایسی حقیقت ہے جسے ہر انسان کو سمجھنا چاہیے، کیونکہ یہ لمحہ بہ لمحہ گزرتی جا رہی ہے۔ اس کا ہر دور اپنے منفرد رنگ رکھتا ہے۔ معصومیت سے بھرپور بچپن، جہاں ہر لمحہ خوشیوں سے جگمگاتا ہے، مگر یہ نا سمجھی کا دور بھی ہوتا ہے۔ پھر آتی ہے جوانی، جو توانائی اور خوابوں سے لبریز ہوتی ہے، مگر اگر راہِ راست سے ہٹ جائے تو گمراہی میں بدل جاتی ہے۔ اس کے بعد بڑھاپا، جو تلخ حقیقتوں کا آئینہ دار ہوتا ہے، جہاں انسان دوسروں کا محتاج بن جاتا ہے۔ اور آخر میں بے رحم موت، جو بغیر کسی رعایت کے آتی ہے اور سب کچھ ختم کر دیتی ہے۔

یہ چند دن کی زندگی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ وقت کی قدر کریں، اچھے اعمال کریں، اور دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کریں، کیونکہ یہی اعمال ہمارے ساتھ رہیں گے۔ دنیا کی حقیقت یہ ہے کہ یہاں ہر شے فانی ہے، نہ دولت باقی رہتی ہے، نہ شہرت، اور نہ ہی رشتے۔ جو چیز انسان کو امر کر سکتی ہے، وہ اس کے نیک اعمال اور خدمتِ خلق ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا نام باقی رہے تو ہمیں نیکی، سچائی اور دیانت داری کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھنا ہوگا۔

زندگی کا ہر لمحہ قیمتی ہے، اس لیے اسے بے راہ روی میں ضائع نہ کریں بلکہ اسے خدا کی رضا، علم کے حصول اور انسانیت کی بھلائی کے لیے وقف کریں۔ جو لوگ وقت کی قدر کرتے ہیں، وہی دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوتے ہیں۔

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے وقت کی اہمیت پر زور دیا ہے:

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (سورۃ العصر)

ترجمہ: "زمانے کی قسم! بیشک انسان خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، نیک اعمال کیے، حق کی تلقین کی، اور صبر کی نصیحت کی۔"

یہ آیت ہمیں سکھاتی ہے کہ ایمان اور نیک اعمال ہی وہ سرمایہ ہیں جو انسان کو دائمی کامیابی عطا کر سکتے ہیں۔

کامیاب وہی شخص ہے جو اپنی زندگی کے ہر لمحے کو بامقصد بنائے، جو اپنے وقت کو فضول کاموں میں ضائع نہ کرے، اور جو دوسروں کے لیے نفع بخش بنے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگی کو اصلاح، علم اور اچھے کاموں میں صرف کریں تاکہ جب ہم اس دنیا سے جائیں، تو ہمارے نیک اعمال ہماری پہچان بنیں اور آخرت میں سرخرو ہوں۔

یہ دنیا فانی ہے، بقا کی راہ نہیں
یہاں کسی کو دوام کی پناہ نہیں

جو وقت کو ضائع کرے، وہی ہے خسارے میں
یہ زندگی امانت ہے، اس کا کوئی بھروسا نہیں

اللہ ہمیں نیکی کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ایسی زندگی گزارنے کی ہدایت دے جس کا انجام کامیابی اور نجات ہو۔ آمین!

"خورشیدِ رسالت" کوزہ میں سمندر

محمد فیضان رضا علیمی، رضا باغ گنگٹی
مدیرِ اعلیٰ سہ ماہی پیام بصیرت سیتامڑھی

حضورِ اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کی ضیا باری ایسی دلکش اور پر کشش ہے کہ لکھنے پڑھنے والے کو اپنے طرف کھینچتی جاتی ہے۔ اگر محرر ایمانی جذبہ اور عشقی رجحان کے ساتھ حیاتِ اقدس قلم بند کرتا ہے تو اسے پڑھنے میں اور لطف و سرور ملتا ہے اور دل و دماغ ہمیشہ اس فکر میں رہتا ہے کہ کب اس نایاب کتاب کی تکمیل ہوگی۔ کچھ ایسی ہی کیفیت "خورشیدِ رسالت" نامی رسالہ پڑھتے وقت میرے ساتھ ہو رہی ہے۔

"خورشیدِ رسالت" گرامی قدر، مفکرِ اسلام، خلیفہ حضور قائدِ ملت حضرت مولانا مفتی کلیم احمد رضوی مصباحی صاحب زیدہ مجدہ پوکھریرا شریف کا گراں قدر رسالہ ہے جو پیارے کریم آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی مبارک و مسعود حیات مستعار کا اجمالی پیش خیمہ ہے۔ مفتی صاحب نے اختصار میں جامعیت کا جو سمندر سمویا ہے یہ ان کا ہی حصہ ہے۔ اسی لیے اس کو کوزہ میں سمندر کہنا بے جا نہ ہوگا۔ خورشیدِ رسالت کی ایک خاصیت جو مجھے نظر آئی وہ یہ کہ یہ کتاب اپنے قاری کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور اکتاہٹ اور بوریت کا ذرہ برابر احساس نہیں ہونے دیتی ہے۔ مفتی صاحب نے سیرت کی دوسری کتابوں سے ذرا ہٹ کر اس کتاب کو ترتیب دیا ہے۔ اس میں دلائل زیادہ سے زیادہ شامل ہیں جو اس کے حسن کو بڑھاتا ہے۔ فقیر علیمی نے از اول تا آخر پوری کتاب کا بالاستعیاب مطالعہ کیا ہے۔

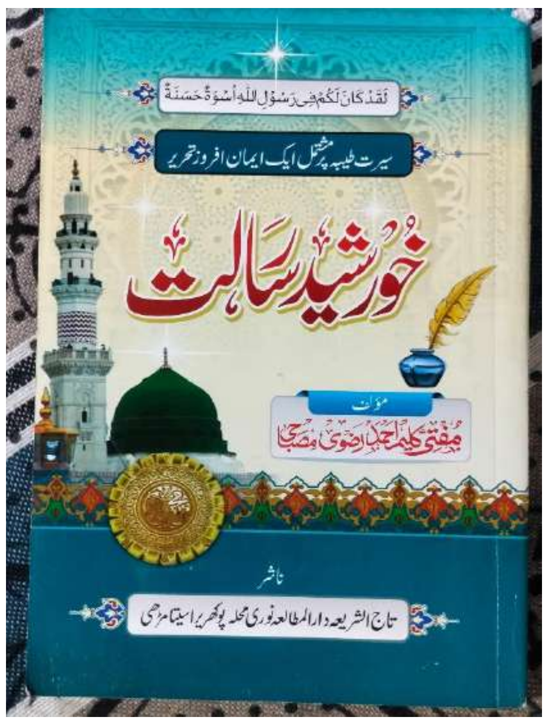

بڑا محظوظ ہوا، دل باغ باغ ہوگیا اور خوشی بھی ملی کہ سیرتِ رسالت مآب ﷺ میں ایک نایاب اور مستفید کتاب کا اضافہ ہوا۔ انہوں نے نذرِ محبت کہ طور پر جو باتیں بیان کی ہیں وہ بھی قابلِ ستائش اور لائقِ تقلید ہے۔

کتاب بڑی شیریں انداز اور ندرت طرز پر تیار کی گئی ہے۔ پڑھنا شروع کیجیے اور پڑھتے جائیے والا سما بندھ جاتا ہے۔ آپ بھی پڑھیں اور اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔

اللہ پاک مفتی صاحب قبلہ کے لیے اس کتاب کو توشۂ آخرت بنائے اور ہم سب کو پڑھ کر عمل کی توفیق دے۔ آمین یارب العالمین بجاہِ سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم۔

برکات رمضان المبارک

فضل ہے رب کا بڑا رمضان میں
ہر سماں ہے خوشنما رمضان میں

ایک نیکی کے عوض ستر گنا
اجر دیتا ہے خدا رمضان میں

ہے ہزاروں رات سے افضل جو شب
رب نے کی ہے وہ عطا رمضان میں

فضلِ رب سے مومنوں کو ہے نصیب
ساری پاکیزہ غذا رمضان میں

عاشقانِ مصطفیٰ کے واسطے
"بابِ جنت ہے کھلا رمضان میں"

عرش سے ہے فرش تک رب کی قسم
نور کا اک سلسلہ رمضان میں

بارشِ الطافِ رب ہے اس طرح
شاد ہیں شاہ و گدا رمضان میں

رکھ کے روزہ، وقت پہ پڑھیے نماز
راضی ہو گا پھر خدا رمضان میں

پڑھ کے اوراد و وظائف ، ہر گھڑی
بخشیں ایماں کو ضیا رمضان میں

کیجیے رونقؔ خدائے پاک کی
ہر گھڑی حمد و ثنا رمضان میں

محمد عیسی قادری رونق مصباحی
مہنپور، مہوتری، نیپال

روزہ اور اسلام

مفتی ڈاکٹر ذاکر حسین نوری فناالقادری مصباحی
جامعہ حضرت مولانا نورالدینؒ للبنات، بنگال

اسلام ایک فطری دین ہے، جس کے ہر قانون کے پیچھے فطری تقاضوں کی تکمیل کا عنصر موجود ہے، روزہ بھی اسلامی قوانین میں سے ایک بنیادی قانون ہے، جو بشری تقاضوں کے تکملہ کے طور پر اور انسانی جسم کی مکمل نگہداشت کیل ئے فرض کیا گیا ہے، روزہ کا تصور کوئی نیا تصور نہیں ہے، بلکہ جب سے انسانی آبادی معرض وجود میں آئی ہے، روزہ بھی کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے،

قرآن کہتا ہے۔

"یایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون"

اے ایمان والو تم پر روزہ لکھ (فرض کر) دیا گیا ہے جیسا کہ تم سے پہلے والوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقوی پا سکو۔

"کما کتب علی الذین من قبلکم" سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کی آمد سے پہلے بھی روزہ فرض تھا، اور اسلام میں بھی اسے باقی رکھا گیا، مقصد وہی ہے کہ تم تقوی پا سکو۔

عیسائیت و یہودیت حتی کہ ہندوازم میں بھی روزہ کا تصور موجود ہے، لیکن ان مذاہب میں روزہ کی جو شکل ہے وہ بالکل ناتمام و ناقص ہے، اس سے نہ بشری تقاضوں کا تکملہ ہوتا ہے اور نہ انسانی جسم کو فائدہ۔

اسلام میں روزہ جس اہتمام کے ساتھ موجود ہے، وہی روزہ مقصود فطرت ہے،

اسلام نے روزہ کو اختیاری عمل بنا کر نہیں پیش کیا، بلکہ اسے ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض کر دیا ہے جبکہ دیگر ادیان باطلہ میں اسے اختیاری بنا کر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اسلام میں نہ صرف فرض کیا گیا بلکہ اس کو اپنا بنیادی رکن بنایا، اور کہا کہ

"بنی الاسلام علی خمس ان تشھد ان لا الہ الا اللہ و ان تشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ و ان تقیم الصلوۃ وان تودی الزکوۃ و ان تصوم رمضان و ان تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا"

"وان تصوم رمضان"، محل استشہاد ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ روزہ اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے۔

اسلام بلا عذر شرعی ترک روزہ پر کفارہ اور قضا بھی عائد کرتا ہے، اور صائمین کیلئے بشارتیں بھی دیتا ہے۔ جبکہ ترہیب و ترغیب کا یہ شاندار انتظام کسی اور مذہب میں موجود نہیں ہے۔

اصل میں اسلام چاہتا ہے کہ انسانی آبادی کا ہر فرد خواہی نہ خواہی اس عمل سے ضرور گذرے، تاکہ بشری تقاضوں کا تکملہ ہو سکے اور ہر جسم انسانی اس کے فیوض و برکات سے سرفراز ہو سکے۔ یعنی وہ خود پر بھی احسان کرے اور دوسروں کیل ئے بھی احسان کا جذبہ اپنے اندر محسوس کرے۔

انسان اپنے جسم کا مالک نہیں ہے کہ جیسا چاہے اس کا استعمال کرے بلکہ یہ جسم اس کے پاس ایک امانت ہے جس کی دیکھ بھال اس پر فرض ہے۔ دیکھ ریکھ کیلئے جہاں اس جسم کو کھلانا پلانا ضروری ہے وہیں اس کو بھوکا پیاسا رکھنا بھی ضروری ہے۔ جس کو دنیائی ے طب نے بھی مانا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ "صوموا فتصحوا" روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے۔

اس فرمان سے صاف ظاہر ہے کہ روزہ حفظان صحت کیل ئے ایک لازمی عمل ہے۔

اس لئے اسلام بڑی شد و مد کے ساتھ روزہ کا حکم جاری کرتا ہے۔ امن عالم کی ایک سبیل غربا پروری بھی ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ روزہ رکھ کر ہر کوئی اپنے اندر اس کیفیت کو ضرور محسوس کرے جس سے ایک مجبور بھوکا پیاسا انسان روز گذرتا ہے۔ تبھی تو ان سے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوگا۔۔ باتیں بہت ہیں مگر ماتوفیقی الا باللہ

جامعہ حضرت مولانا نورالدین للبنات
جامعہ نگر قاضی گاؤں پوسٹ عمل جھاری تھانہ اسلام پور
ضلع اتر دیناج پور مغربی بنگال انڈیا

خود پر اعتماد ہو تو کامیابی ممکن ہے: ڈاکٹر سیما سنگھ

بارہ بنکی، (ابوشحمہ انصاری) محمود آباد میں طلباء کے چہروں پر خوشی دیکھنا چاہتی ہوں اور یہ خوشی طلباء کے چہروں پر تب آتی ہے جب وہ کسی بھی امتحان یا مقابلے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ مذکورہ خیالات کا اظہار پرنسپل ڈاکٹر سیما سنگھ نے فخرالدین علی احمد گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج محمود آباد ضلع سیتاپور کے شعبہ اردو کے زیر اہتمام تقریری و غزل کے مقابلے کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ طلباء کو خود پر اعتماد ہونا چاہیے، اپنے آپ پر یقین ہو تو کامیابی ممکن ہے۔ شعبہ اردو کے صدر ڈاکٹر داؤد احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ جو طلبہ مسلسل محنت کرتے ہیں وہ یقیناً کامیاب ہوتے ہیں۔ شعبہ اردو اور کالج کی جانب سے، میں JRF اور NET کوالیفائیڈ طالبات علیشا رضوی اور بشریٰ خاتون کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔ علیشا رضوی اس وقت خواجہ معین الدین چشتی لسان یونیورسٹی، لکھنؤ میں بطور

ریسرچ اسکالر پی ایچ ڈی کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر منتظر قائمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ علیشا رضوی اور بشریٰ خاتون بہت ہونہار طالبات ہیں۔ ان کو دیکھ کر دیگر طلبہ میں بھی جوش و جذبہ بیدار ہوگا۔ ڈاکٹر سنجیو اگروال نے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا پیغام دینے والا نغمہ پیش کیا۔ شعبہ اردو کے زیر اہتمام تقریری مقابلے میں نور علی نے اول، امیر حمزہ نے دوم اور ثنا بانو نے سوم پوزیشن حاصل کی جبکہ غزل کے مقابلے میں امیر حمزہ نے اول، نور علی

نے دوم اور مریم نے سوم پوزیشن حاصل کی۔ مقابلوں کے حکم پروفیسر امیہ کمار اور ڈاکٹر آر پی سنگھ تھے۔ تقریب کی نظامت سابق طالب علم احمد سعید حرف نے کی۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر سنت رام سنگھ، ڈاکٹر رویش کمار وغیرہ موجود رہے۔

Abushahma Ansari. U.P. Bureau Chief:

لڑکیوں کی دینی و عصری تعلیم کے فروغ میں "فیضان برکات گرلس اکیڈمی" کا قیام: وقت کی اہم ضرورت

از: محمد شمیم احمد نوری مصباحی
خادم: دارالعلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف، باڑمیر (راجستھان)

الحمدللہ! اسلام وہ واحد مذہب ہے جو علم کو ہر انسان، خواہ مرد ہو یا عورت، کے لیے لازم قرار دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے" (ابن ماجہ)۔ اسی بابرکت تعلیم کو عام کرنے اور قوم کی بچیوں کو دینی و عصری علوم سے آراستہ کرنے کے لیے نوجوان و متحرک عالمِ دین، عزیز القدر حضرت مولانا مفتی محمد عابد صاحب برکاتی احسنی زید مجدہ نے سبھاش نگر، پلیا کلاں، ضلع لکھیم پور کھیری میں "فیضان برکات گرلس اکیڈمی" کے قیام کا جو فیصلہ کیا ہے، وہ یقیناً ایک لائقِ تحسین و تبریک اقدام ہے۔

تعلیم یافتہ ماں، مہذب نسل کی ضمانت:

یہ حقیقت ہے کہ اگر آپ ایک مرد کو تعلیم دیتے ہیں تو آپ ایک فرد کو سنوارتے ہیں، لیکن اگر آپ ایک عورت کو تعلیم دیتے ہیں تو پوری نسل سنورتی ہے۔ تعلیم یافتہ ماں ایک صالح معاشرے کی بنیاد رکھتی ہے، جو اپنے بچوں کو علم، تہذیب اور دینی اقدار کے ساتھ پروان چڑھاتی ہے۔ آج جب کہ دنیاوی ترقی کی چمک دمک میں ہماری نئی نسل دینی تعلیم سے دور ہوتی جا رہی ہے، ایسے میں "فیضان برکات گرلس اکیڈمی" جیسے ادارے کسی نعمت سے کم نہیں، جہاں اسلامی ماحول میں بچیوں کو دینی و عصری تعلیم فراہم کی جائے گی۔

"فیضان برکات گرلس اکیڈمی" علم و اخلاق کی روشنی کا مینار:

یہ ادارہ ایک ایسا مرکز ہوگا جہاں:

- ✅ دینی و دنیاوی تعلیم کا حسین امتزاج ہوگا۔
- ✅ عفت و حیا کے اسلامی اصولوں کے مطابق بچیوں کی تربیت کی جائے گی۔
- ✅ اخلاقی و سماجی آداب سکھائے جائیں گے تاکہ وہ بہترین بیٹیاں، مائیں اور معاشرے کی مفید شہری بن سکیں۔
- ✅ جدید سائنسی و فنی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی و روحانی ترقی پر بھی توجہ دی جائے گی۔

اہلِ خیر حضرات کے لیے عظیم موقع، آیئے، صدقہ جاریہ میں حصہ لیں!

یاد رکھیں! کسی طالبہ کو زیورِ علم سے آراستہ کرنا ایک ایسا صدقۂ جاریہ ہے جو دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم آگے بڑھ کر اس عظیم مقصد میں بھرپور تعاون کریں۔

جو لوگ اس کارِ خیر میں حصہ ڈالیں گے، وہ دراصل اپنی آخرت سنوار رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے:

"جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان کے لیے سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ اجر ہے۔" (البقرہ:261)

آپ کا تعاون کیسے ضروری ہے؟

یہ ادارہ اپنی تعمیر کے ابتدائی مراحل میں ہے، اور اس کے مکمل استحکام کے لیے آپ کے مالی تعاون کی سخت ضرورت ہے۔ آپ زکوٰۃ، صدقات، عطیات یا کسی بھی شکل میں اس کارِ خیر میں حصہ لے سکتے ہیں۔

اللہ وحدہ لاشریک ہمیں اس مبارک مشن کو کامیاب بنانے کی توفیق عطا فرمائے، اور اس ادارے کو دن دوگنی، رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین!

شائع کردہ: علما کونسل نیپال، لمبنی پردیس

اتحاد زندگی ہے اختلاف موت

از قلم: محمد بلال برکاتی نیپالی

ہندوستان میں بہت ہی گہری سازش کے تحت پہلے مسلمانوں کے اتحاد کو توڑا اسے مختلف فرقوں، گروہوں میں بانٹا پھر ہندوستان کو دو قومی نظریہ کے بنیاد پر توڑا اور ہندوستان سے ایک علاقے کو کاٹ کر پاکستان بنایا جس کا نعرہ تھا پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ" قانون ریاست کیا ہوگا "محمد رسول اللہ"، جب پاکستان بن گیا تو وہاں پھر مسلمانوں کو سیاست کے نام پر توڑا اسے بھی متحد نہیں رہنے دیا، جہاں پاکستان بنانے میں ساٹھ لاکھ کے قریب مسلمان شہید ہوئے وہیں تقریبا تیس لاکھوں لوگوں کی قربانی سے بنگلادیش بن گیا اور پھر ان تینوں ملکوں میں فرقہ وارانہ زہر ایسا گھولا گیا کہ نہ پاکستان میں مسلمان متحد رہا نہ بنگلادیش میں اور نہ ہی ہندوستان میں، اور اس کا اثر نیپال پر بھی گہرا پڑا کیونکہ نیپالی مسلمانوں کو دینی تعلیم کے لئے ہندوستان ہی جانا پڑتا تھا اور آج بھی جاتے ہیں، اور پھر یہ فرقہ وارانہ سوچ نیپال میں ہندوستان سے امپورٹ ہوا اور نیپالی مسلمانوں کا اتحاد بھی چکنا چور ہو گیا اب یہ چاروں ملک کے مسلمان پارہ پارہ ہیں ٹکڑوں میں بٹ چکے ہیں، پہلے شیعہ سنی تھے، پھر بریلوی دیوبندی بنے، پھر اہلحدیث بنے اس کے بعد انتشار ایسا پھیلا کہ بریلوی بریلوی میں جنگ، دیوبندی دیوبندی میں جنگ وہابی وہابی میں جنگ شروع ہو گئی (نظریاتی جنگ) اس میں امت پارہ پارہ ہو گئی مسلمان بکھر گئے عوام بٹ گئی ہر گروہ کے پاس عوام کی ایک تعداد موجود ہے اور سب اسی پر خوش ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرماتا ہے،

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍؕ-اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ (القرآن)

ترجمہ: کنزالایمان: وہ جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہوگئے اے محبوب تمہیں ان سے کچھ علاقہ (تعلق) نہیں ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہ انہیں بتادے گا جو کچھ وہ کرتے تھے،

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ آگے ارشاد فرماتا ہے۔

"واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا"

یعنی اللہ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لو اور فرقوں میں مت بٹو۔

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ آگے ارشاد فرماتا ہے کہ،

مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًاؕ-كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ (القرآن)

ترجمہ کنزالعرفان: ان لوگوں میں سے (نہ ہونا) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود گروہ گروہ بن گئے۔ ہر گروہ اس پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔

مذکورہ بالا تمام آیات قرآنیہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ آج ہم نے اسلام کو مہجور کر دیا ہے، اور اللہ کی رسی قرآن کو چھوڑ کر اپنے اپنے پیروں کے دُم و پر پکڑ کر بیٹھ گئے ہیں اور آپس ہی میں سینکڑوں گروہ بنا لئے ہیں اور ہم آپس ہی میں دست و گریباں ہیں اسی موقع کا فایدہ اٹھا کر ہندوستان میں مسلمانوں پر آئے روز ظلم ہو رہے ہیں مسجدیں توڑی جا رہی ہیں مدارس کو کھنڈرات میں تبدیل کیا جا رہا ہے، ہماری ماؤں بہنوں کی عزتیں لوٹی جا رہی ہیں، ہمارے بزرگوں کو بر سر بازار رسوا کیا جا رہا ہے، اور سب سے افسوس ترین بات یہ کہ ہم سے جبراً وہ نعرے لگوائے جا رہے ہیں جو ہمارے مذہب میں کفر ہے یا تو شرک ہے، مطلب ہمیں جبراً اسلام چھوڑنے پر مجبور کیا جا رہا ہے اور ہم کچھ نہیں کر پا رہے ہیں، اور ہمارے مولانا حضرات ہیں کہ ان کے مناظرے مباحثے ہی ختم نہیں ہو رہے ہیں۔

یہ حضرات ایک دوسرے کو اسلام سے نکالنے پر تلے ہوئے ہیں، مطلب ہندو توا جو چاہ رہے ہیں ہمارے علماء سوء وہی کر رہے ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ایک زمانہ آئے گا کہ علماء روئے زمین پر بدترین مخلوق ہوگی انہیں سے فتنہ اٹھے گا اور انہیں میں لوٹ جائے گا۔ (الحدیث)

اور آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ان علماء نے فتنہ جنم دے کر امت مسلمہ میں انتشار و افتراق کا جو شعلہ جلایا تھا اب اس میں خود ہی جل رہے ہیں، عوام علماء سے بیزار ہو چکی ہے عوام کی نظروں میں علماء کی کوئی عزت و وقار نہیں ہے، جہلاء امام کا بھی امام بنا ہوا ہے، اب عوام علماء کے اس اختلاف کو مولویوں کا جھگڑا کہہ کر دفع کر دیتی ہے اور انہیں جو کرنا ہوتا ہے کر لیتی ہے، اگر کوئی عالم ایسے لوگوں کا بائیکاٹ کرے تو عوام خود ہی اس مولوی کا بائیکاٹ کر دیتی ہے، یہ حیثیت بچ گئی ہے علماء کی حضور کا فرمان عبرت نشان حق ثابت ہو رہا ہے اور ہونا ہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو فرما دیا وہ ہو کر رہے گا،

پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل سکتا ہے آسمان گر سکتا ہے مگر رسول اللہ ﷺ کا فرمان نہ تو بدل سکتا ہے اور نہ ہی جھوٹ ہو سکتا ہے۔

دوسری بات یہ بھی ثابت ہوئی کہ جب ہم نے اللہ کے فرمان کو ٹھکرا دیا ایک امت بن کر رہنے کے بجائے منتشر ہو گئے تو پھر اللہ نے ہمیں عذاب میں گرفتار کر دیا، اس وقت جو ہم پر ظالم و جابر حکمران مسلط ہے یہ ہمارے اعمال کا نتیجہ ہے، جب قوم راہ راست سے بھٹک جاتی ہے تو اللہ ایسی قوم کو ہلاک کر دیتا ہے اور اس کی جگہ دوسروں کو لے آتا ہے، جب مسلم حکمرانی سے دست بردار ہو جاتا ہے سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہے تو پھر ایسے ہی ظالم و جابر حکمران مسلط ہوتے ہیں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء،"

یعنی بنو اسرائیل کے تمام انبیاء سیاست فرمایا کرتے تھے اپنی امت کی رہنمائی فرمایا کرتے تھے، ہمارے نبی ﷺ نے خود سیاست فرمایا اپنی حیات ظاہری میں بذات خود ستائیس غزوات میں شریک ہو کر مجاہدین اسلام کی قیادت فرمائی جہاد کیا، یہاں تک کہ جنگ احد میں آپ کے دندان مبارک شہید ہو گئے، جنگ خندق میں آپ نے پیٹ پر پتھر باندھ کر کھدائی کی، جنگ بدر میں آپ نے کفاران قریش سے جہاد فرمایا، مگر آج ہم آقا کریم ﷺ کے وہ تمام تعلیمات کو چھوڑ کر بھلا کر بس نماز روزہ ہی کو مکمل دین سمجھ لیا ہے، جب کہ نماز روزہ دین کا ایک اہم رکن ہے، اصل اسلام ہے، آج ہمارے علماء مقررین پیران حرم سب کہ سب اسلام کی تعلیمات کو بھلا کر صرف فرقہ فرقہ کھیل رہے ہیں، اپنے اپنے پیروں کے گن گا رہے ہیں اللہ کی وحدانیت رسول اللہ کی رسالت اسلام کی حقانیت قرآن کی تعلیمات ان سب سے بے پرواہ ہو گئے ہیں، اور ایسے بے پرواہ کے صرف قرآن تراویح میں پڑھی جاتی ہے یا پھر کوئی مر جائے تو قرآن خوانی میں، بعض مولویوں کا حال تو یہ ہو گیا ہیکہ اگر کسی معاملے میں قرآن و حدیث کو سامنے رکھو تو اپنی یا اپنے پیر کی بات کو سچ ثابت کرنے کے لئے قرآن و حدیث تک کا منکر ہو جاتے ہیں۔ الامان الحفیظ، بہت برا حال ہے بر صغیر میں مسلمانوں کا۔ اب اللہ ہی ہماری حفاظت کرنے والا ہے اللہ ہی نگہبان ہے۔

طوالت کے ڈر سے اسی پر اختتام کرتا ہوں کہ اللہ ہمارا حامی وناصر ہو، آمین۔

مدرسہ جامعۃ الصالحات میں تراویح کے پہلے دَور کی تکمیل

بارہ بنکی (ابو شحمہ انصاری) کندھی پور کے مدرسہ جامعۃ الصالحات میں تراویح کے پہلے دَور کی تکمیل ہو گئی۔ جامعہ میں گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی چھ دنوں کی تراویح کا اہتمام کیا گیا تھا، جس میں جامعہ کے دو طالب علم، حافظ محمد ارشاد اور حافظ محمد امن رسولوی نے مشترکہ طور پر چھ ایام میں نمازِ تراویح میں قرآن کریم مکمل سنایا۔

اس موقع پر جامعہ کے منتظم حافظ ایاز احمد مدنی نے نمائندے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم دونوں حفاظ اور تمام مصلیان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن مجید کا پڑھنا، اسے دیکھنا، سننا، لکھنا اور سمجھنا سب عبادت ہے، اور رمضان المبارک کے مہینے میں نیکیوں کا اجر بڑھا دیا جاتا ہے، لہٰذا اس مہینے میں قرآن پڑھنے اور سننے والوں کے اجر میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

جامعہ کے استاد مولانا محمد طارق نے اپنے خطاب میں کہا کہ نمازِ تراویح میں جامعہ کے دونوں طلبہ کے قرآن پڑھنے کے انداز نے دل خوش کر دیا۔

ماشاءاللہ، دونوں نے نہایت خوبصورت لہجے میں اور کم غلطیوں کے ساتھ شاندار قرآن سنایا۔

انہوں نے نمازِ تراویح کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ایک حدیث کا حوالہ دیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص رمضان کی راتوں میں ایمان اور ثواب کی نیت سے عبادت کے لیے کھڑا ہو، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

نمازِ تراویح رمضان کے پورے مہینے عشاء کی نماز کے بعد جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے، اور مکمل قرآن سننا ایک الگ سنت ہے، لہٰذا تراویح کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ ہر مومن کو رمضان کے پورے مہینے تراویح کا اہتمام کرنا چاہیے۔

اس موقع پر جامعۃ الصالحات مصلیان سے بھرا ہوا تھا۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اس سال دُور دراز سے بھی افراد جامعہ میں چھ ایام کی تراویح سننے کے لیے آ رہے تھے۔ مجلس کا اختتام مولانا محمد طارق کی دعا پر ہوا۔

نیپال بارڈر کے قریب مسلمانوں کے ناگفتہ بہ حالات

از قلم: محمد قمر الزماں رضوی احسنی

مضان المبارک کی آمد کے ساتھ ہی مدارسِ اسلامیہ میں تعطیل کلاں کا اعلان کر دیا جاتا ہے اور دو ماہ کے لئے درس و تدریس کا سلسلہ موقوف ہو جاتا ہے۔ تمام طالبان علوم نبویہ اپنے گھروں کو روانہ ہو جاتے ہیں۔ میں بھی ایک ادنیٰ طالب علم ہوں اور جامعہ احسن البرکات (مارہرہ مطہرہ) میں زیر تعلیم ہوں۔ ہمارے جامعہ کے ایک فاضل مفتی عابد رضا برکاتی احسنی (ساکن کھجوریہ، ضلع لکھیم پور کھیری) نہایت خوش اخلاق، ملنسار۔ اور قوم و ملت کا درد رکھنے والے عالمِ دین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دین کی خدمت کا جذبہ عطا فرمایا ہے۔ موصوف اپنے علاقے سمپورنا نگر کی رضا جامع مسجد میں امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور مختلف دینی منصوبوں پر کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے۔

گزشتہ چند سالوں سے، نیپال بارڈر کے قریبی علاقوں میں رمضان المبارک کے موقع پر، ہمیں دینی خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔

یہاں کئی ایسی بستیاں ہیں جہاں مساجد موجود نہیں اور جہاں ہیں، وہاں اذان کی آواز سننے کے لیے لوگ ترستے ہیں۔ غیر مسلموں کے ساتھ رہتے رہتے، ان کے رسم و رواج، تہوار اور طریقے مسلمانوں کی زندگی کا حصہ بن چکے ہیں۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بعض مسلمان نہیں جانتے کہ وہ مسلمان ہیں! مفتی عابد رضا برکاتی صاحب کی کاوشوں سے، پچھلے دو سالوں میں، ان علاقوں میں نمازِ تراویح کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ کئی مقامات پر لوگ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ تراویح کیا ہوتی ہے؟ روزہ، نماز، اور کلمہ طیبہ کی اہمیت سے بے خبر تھے۔

گزشتہ سال، رمضان المبارک میں ایک ایسے گاؤں میں تراویح کا آغاز کیا گیا جہاں پچاس سال سے اذان نہیں دی گئی تھی! جب ہمیں یہ معلوم ہوا تو دل خون کے آنسو رونے لگا۔ میرے رفیقِ درس مولانا قاری قمر رضا قادری نے وہاں جا کر پہلی اذان دی اور باجماعت نماز تراویح کا آغاز کیا۔ اس مہم کے تحت، نہ صرف نماز و عبادات کا آغاز کیا گیا بلکہ مقامی مسلمانوں کو توحید، عقائد، وضو، غسل، اور بنیادی اسلامی تعلیمات سکھائی گئیں۔ بچوں کو کلمے یاد کرائے گئے اور اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا گیا۔ اس کام میں بے حد محنت، صبر، اور قربانی درکار تھی، لیکن اللہ کے فضل سے لوگوں میں دینی شعور بیدار ہونے لگا۔ اس سال بھی کئی مقامات پر تراویح، اذان اور اسلامی تعلیمات کا سلسلہ جاری ہے۔ بھٹکتے نوجوانوں کو دینِ اسلام کی روشنی دکھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ایک گاؤں میں، مجھے رمضان کی پہلی رات تراویح پڑھانے بھیجا گیا۔ نمازِ عشاء کی تکبیر کے بعد میں نے فرض ادا کیے اور سنتوں کے لیے کھڑا ہوا، تو میں نے محسوس کیا کہ مقتدی بھی میرے ساتھ رکوع و سجود کر رہے ہیں! جب میں نے سلام پھیرا تو سب نے سلام پھیرا۔ میں نے ان سے پوچھا: "آپ لوگ شاید سمجھ رہے تھے کہ تراویح شروع ہو چکی ہے؟" سب نے یک زبان ہو کر کہا: "ہاں! کافی دنوں بعد نماز پڑھ رہے ہیں، اس لیے بھول گئے ہیں!" یہ سن کر دل لرز اٹھا کہ دین کی بنیادی عبادات تک ان لوگوں کے ذہن سے محو ہو چکی ہیں! پھر میں نے انہیں تفصیل سے سمجھایا کہ عشاء کے فرض کے بعد سنتیں اور نوافل ہوتے ہیں، اس کے بعد تراویح ادا کی جاتی ہے۔ اس پر فتن دور میں ہمارے مخلص ساتھی مسلمانوں کے ایمان کو تازہ کرنے عشقِ مصطفیٰ ﷺ پیدا کرنے اور دینی ماحول بیدار کرنے میں بھرپور محنت کر رہے ہیں۔ ان کوششوں کا مقصد یہ ہے کہ ان سادہ لوح مسلمانوں کو دو جہان کی سعادتیں، رحمتیں، برکتیں، اور بھلائیاں نصیب ہوں۔

یوں تو جینے کو دنیا میں جیتے ہیں سب
سب کو دیتا نہیں ہے یہ توفیق رب
زندگی ہے حقیقت میں وہ زندگی
وقف ہو جائے جو بندگی کے لیے
(فاروق مدناپوری)

میں بالخصوص مبلغ اسلام حضرت غلام غوث صاحب عرف نہال بھائی کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کارِ خیر میں بھرپور ساتھ دیا اور دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جامعہ احسن البرکات، مارہرہ مطہرہ

قاضی نیپال فاؤنڈیشن کا تاریخی قدم

قاضی نیپال فاؤنڈیشن زندہ باد

ہمت مرداں مدد خدا

قاضی نیپال فاؤنڈیشن کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا عبدالقادر اویسی صاحب قبلہ۔ صدر حضرت مولانا سلامت رضا صاحب۔ نائب صدر و نیپال اردو ٹائمز کے نائب ایڈیٹر حضرت مولانا مفتی کلام الدین نعمانی صاحب قبلہ۔ خزانچی مولانا مجیب عطاری صاحب و جملہ اراکین کے ہم مشکور ہیں۔

ستاگاؤں پالیکا شیخنوا میں آج سے تقریبا ہفتہ روز قبل شاٹ سرکٹ سے لگی آگ کی وجہ سے پورا ایک قبیلہ یعنی پانچ مسلمانوں کے گھر مع ساز و سامان کے نظر آتش ہو گیا ہے، جس کے بعد علما کونسل روپندیہی کے نائب ضلعی صدر مولانا ارشاد عالم نوری صاحب کے ایما پر اس جانب توجہ کے لیے حکم ہوا اور دیکھتے دیکھتے علمائے اہل سنت روپندیہی نے انتظامات حسب استطاعت شروع کی اس وقت رقم کی سخت ضرورت تھی کوئی بھی تنظیم مجھے نظر نہیں آ رہی تھی کہ جس کے سامنے ہاتھ پھیلاؤں میرے دل میں من جانب اللہ یوٹیوب پر حضور مفتی اعظم نیپال استاذ العلماء مناظر اہلسنت حضور سیدی و سندی مفتی محمد عثمان برکاتی دام ظلہ العالی کی تقریر سن رہا تھا فوراً ذہن قاضی نیپال فاؤنڈیشن کی جانب مائل ہوا میں نے مشاورتی گروپ میں حضور اویسی صاحب سے اس حوالے سے بات کی حضرت نے مختصر وقفے کے بعد فرمایا کہ آپ پریشان نہ ہوں ہم اپنی ٹیم سے بات کر کے آپ کو خبر کریں گے۔

خیر ہماری ٹیم وہاں پہونچی راستے میں میں بار بار قاضی نیپال فاؤنڈیشن گروپ کو چیک کرتا تھا آخر کار تھوڑے سے وقفے کے بعد دیکھا کہ میرے ایمو نمبر پر حضور سرپرست اعلیٰ حضرت علامہ عبد القادر اویسی صاحب کا میسج آیا کہ آپ اسکینر ارسال کریں ہم کچھ تعاون کر رہے ہیں فوری طور حضرت مولانا سلامت رضوی صاحب کا میسج آیا کہ ہم رقم آپ تک جلد از جلد پہونچا رہے ہیں اور ضرورت مندوں کی اپنے حساب سے آپ تقسیم کر دیں۔ یقین جانیں میں نے خوشی میں اچھل کر اعلان کیا کہ علمائے روپندیہی اور نول پراسی ایک خوشخبری سن لیں کہ قاضی نیپال فاؤنڈیشن کی جانب سے ایک خطیر رقم سے تعاون ہوا سب کے سب میری جانب دیکھ کر مسکرانے لگے۔ یقین جانیں سب کے دلوں سے دعائیں نکلی اور آپ کی دی ہوئی رقم الحمدللہ رب العالمین ان پانچ گھروں سے تین بچیاں جامعہ میں رہ کر تعلیم حاصل کرتی تھی جن کی پوری کتابیں جل گئیں اور حجاب وغیرہ دیکھ کر آنسوں نکل آئے اس میں صرف کر دیا گیا، قاضی نیپال فاؤنڈیشن قابل مبارکباد ہے آپ کی محنت کی رقم آج ان غریبوں تک پہونچی اور سب کے سب نے دعا کی ایک بوڑھی خاتون سے میں نے اس تنظیم کے لیے دعا کے لیے کہا تو بولی بابو ہم لوگ کیا دے سکتے ہیں سوائے دعا کے قاضی نیپال فاؤنڈیشن کے نام کے ساتھ دعا ہوئی اور عوام خواص کو معلوم ہوا کہ قاضی نیپال فاؤنڈیشن ایک مضبوط تنظیم ہے ہمیں اس کے ساتھ کھڑے رہنے کی ضرورت ہے۔

علمائے کرام نے حضور قاضی نیپال کے علم و عمل اور عمر کے لیے دعا کی۔

ان شاءاللہ عید سے قبل ہم ان کے یہاں عیدی کے سامان کا انتظام کرنے میں لگے ہیں اللہ نے چاہا تو جلد اس کا انتظام ہوگا۔

اللہ کریم آپ سب کو سلامت رکھے۔

از: مرکزی میڈیا انچارج علما کونسل نیپال

مرکز نالج سٹی میں بدر الکبریٰ روحانی اجلاس کا انعقاد ۱۷ مارچ کو

ملک و بیرون ممالک کی متعدد مذہبی شخصیات، سادات، علما مشائخ سمیت ہزاروں کی تعداد میں فرزندان توحید کی شرکت یقینی۔ کالی کٹ (عبدالکریم امجدی)

جنوبی ہند کیرالا کے کالی کٹ جامعہ مرکز الثقافۃ السنیہ کے ماتحت مرکز نالج سٹی میں ہندوستان کی سب سے بڑی عالیشان انڈین گرانڈ مسجد جامع الفتوح میں تیسرا ایک روزہ عظیم الشان بدر الکبریٰ، گرانڈ افطار پارٹی کا انعقاد ۱۷ مارچ یعنی ۱۶ رمضان المبارک کو عالیشان پیمانہ پر ہو رہا ہے۔ یہ کانفرنس حق و باطل کا عظیم معرکہ جنگ بدر، اصحاب بدر کی یادگار میں بدر مولود کے نام سے منسوب ہے۔ آج یہاں پروگرام کمیٹی نے پریس کانفرنس کے ذریعہ اطلاع دی۔ کارکنان نے بتایا کہ ہندوستان کی سب سے بڑی افطار پارٹی ہے جس کے لئے مسلسل کئی دنوں سے تیاری عمل میں لائی گئی ہے۔ جس میں ملک و بیرون ممالک کی عظیم ہستیاں اور ریاست کیرالا کے سادات، علما مشائخ اور ہزاروں کی تعداد میں روزہ دار شریک ہو رہے ہیں۔ دوپہر ۲ بجے سے معرکہ بدر اجلاس کا آغاز ہوگا۔ مختلف سیشن میں حلقہ ذکر، بدر مولود، بردہ، گرانڈ افطار پارٹی، اجتماعی تلاوت قرآن، شب بیداری، جلسہ اعتکاف، قیام اللیل اور آخر میں روحانی اجلاس منعقد ہوگا جس میں کلیدی خطاب گرانڈ مفتی آف انڈیا شیخ ابو بکر احمد کا ہوگا۔ پروگرام کی قیادت جامع الفتوح مسجد کے چیف امام ڈاکٹر عبدالحکیم الازہری نبھائیں گے۔ اہم شرکا میں ڈاکٹر حسین ثقافی، سید طحہٰ ثقافی، عبدالقادر مسلیار، ڈاکٹر حسین ثقافی، سی محمد فیضی سمیت سادات کیرالا، علما و شائخ سمیت ملک بھر سے زائرین، مندوبین ہزاروں کی تعداد میں شریک ہو رہے ہیں۔ واضح رہے کہ ہندوستان کا پہلا اور تاریخی اجلاس ہے جو کہ یوم الفرقان یعنی اصحاب بدر کی یاد میں منعقد ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں جامعہ الفتوح میں یومیہ ہزار سے زائد روزہ دار افطار کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کے موقع پر خصوصی رمضان کیمپ کے تحت رمضان خطبات، اجتماعی افطار، تلاوت قرآن، حلقہ ذکر، جلسہ اعتکاف، صحبہ مجلس، ختم البردہ، روحانی مجلس، درس حدیث، قرآن کلاس، حزب کلاس اور خواتین رمضان خطبات، معذور افراد کے لئے خصوصی دعوتی پروگرامس رمضان تقریبات میں بحسن خوبی جاری وساری ہیں۔ بدر الکبریٰ روحانی اجلاس یعنی حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن معرکہ تاریخی اہمیت کا حامل اور مقبول بارگاہ خداوندی ہے۔ اس موقع پر دعا کی قبولیت شرف حاصل ہوتا ہے۔ ڈاکٹر زہری نے تمام عاشقان رسول سے شرکت کی اپیل کی ہے۔

کالی کٹ: مرکز نالج سٹی میں جامع الفتوح انڈین گرانڈ مسجد کا دلکش منظر